سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

منگل، 28۔ جنوری 2020

(یوم الثلاثہ، 2۔ جمادی الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 : شمارہ 4

189

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔ جنوری 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

The Pakistan Penal Code (Punjab Amendment) Bill 2020

Sheikh Alla-Ud-Din:	to move that leave be granted to introduce the Pakistan Penal Code (Punjab Amendment) Bill 2020.
Sheikh Alla-Ud-Din:	to introduce the Pakistan Penal Code (Punjab Amendment) Bill 2020.

190

حصہ دوئم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 31۔ دسمبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

2۔ محترمہ سبین گل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19۔الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25۔الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔

3۔ جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد وضوابط مرتب کئے جائیں۔

191

4- چودھری افتخار حسین چھچھر: اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔

موجودہ قراردادیں

1- محترمہ آسیہ امجد: اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں آج بھی دُنیا بھر میں مسترد شدہ Road Studs یا Cat's Eyes سپیڈ بریکرز کے طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں جو نہ صرف گاڑیوں کے ٹائرز کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں بلکہ حادثات کا موجب بھی ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سڑکوں سے ان Road Studs یا Cat's Eyes کو فوری طور پر ہٹایا جائے اور گاڑیوں کی رفتار کو کم رکھنے کے لئے بین الاقوامی ٹریفک قوانین کے مطابق منظور شدہ سپیڈ بریکرز کا استعمال کیا جائے۔

2- چودھری افتخار حسین چھچھر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے سکولز میں مانیٹرنگ کے لئے تعینات MEA's کی جانب سے خواتین اساتذہ کو ہراساں کرنے کے بے شمار واقعات رونما ہو چکے ہیں اور معزز اساتذہ کی تذلیل کی جاتی ہے لہٰذا ان MEA's کے کنٹریکٹ پورے ہونے پر ان کو مزید کنٹریکٹ نہ دیا جائے۔ اساتذہ کو MEA's سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ انتھک محنت سے اپنی خدمات سرانجام دے سکیں۔

3- محترمہ عائشہ اقبال: اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور کے حلقہ پی پی-160 اور این اے-128 کے علاقہ کینال ویو میں ایک بھی سرکاری سکول نہیں ہے لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں فی الفور سرکاری سکول تعمیر کیا جائے۔

4- جناب محمد فیصل خان نیازی: اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری میڈیکل کالجز میں داخلہ کی سیٹیں بڑھائی جائیں اور Evening Shift کا بھی اہتمام کیا جائے۔

193

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس

منگل، 28- جنوری 2020

(یوم الثلاثہ، 2- جمادی الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ
كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾
تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ
مُدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾
فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ﴿٨٤﴾
وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِنْ
كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾

سورۃ الواقِعَة آیات 77 تا 87

کہ یہ بڑے رُتبے کا قرآن ہے(77) (جو) کتاب محفوظ میں (لکھا ہوا ہے) (78) اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں (79) پروردگار عالم کی طرف سے اُتارا گیا ہے (80) کیا تم اس کلام سے انکار کرتے ہو؟ (81) اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ (اُسے) جھٹلاتے ہو (82) بھلا جب رُوح گلے میں آ پہنچتی ہے (83) اور تم اس وقت (کی حالت کو) دیکھا کرتے ہو (84) اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے (85) پس اگر تم کسی کے بس میں نہیں ہو (86) تو اگر سچے ہو تو رُوح کو پھیر کیوں نہیں لیتے (87) وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اک میں ہی نہیں ان پر قربان زمانہ ہے
جو رب دو عالم کا محبوب یگانہ ہے
کل پُل سے ہمیں جس نے خود پار لگانا ہے
زہرہؓ کا جو بابا ہے حسنینؓ کا نانا ہے
آؤ در زہرہؓ پر پھیلائے ہوئے دامن
ہے نسل کریموں کی لجپال گھرانہ ہے
عزت سے نہ مر جائیں کیوں نام محمدؐ پر
یوں بھی کسی دن ہم نے دنیا سے تو جانا ہے

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ پولیس کا ناروا سلوک

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کل جو واقعات ہوئے ہیں اور ہمارے جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ جو ناروا سلوک ہوا، ان کی تحریک استحقاق ہاؤس میں take up ہوئی اور اس پر پھر discussion ہوئی۔ اس کے بعد پھر اور واقعات کے حوالے سے بھی نشاندہی ہوئی اپوزیشن کی طرف سے ملک ندیم کامران اور دوستوں نے بھی کی، جناب خلیل طاہر سندھو نے کی، جناب محمد توفیق بٹ نے کی، راولپنڈی سے جناب عمر تنویر ہیں، سید علی حیدر گیلانی نے کی اور چیئرمین تحریک استحقاق کمیٹی جناب اختر علی بھی یہاں موجود ہیں تو ہم نے سارے واقعات کو مد نظر رکھا۔ جیسا کہ پورے ہاؤس کی ایک مشترکہ effort تھی چونکہ جب اس طرح کی چیزیں ہوتی ہیں تو سب سے پہلے ہمیں اس ہاؤس کی عزت مطلوب ہے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جس ہاؤس میں ہم بیٹھے ہیں یہ پاکستان کا سب سے بڑا ہاؤس ہے اور سب سے بڑی آبادی کو represent کرتا ہے تو سب سے زیادہ ذمہ داری بھی پھر اس ہاؤس اور اس کے ممبران پر عائد ہوتی ہے۔ اگر یہ خالی بلڈنگ ہے تو بلڈنگ کا کچھ نہیں ہوتا، یہ تو ہمارا ایک ادارہ ہے یعنی Institution ہے اور اس Institution کی عزت اور وقار میں اضافے کے لئے جو بھی اپنا حصہ ڈالتے ہیں تو تاریخ میں نام بھی انہی کا باقی رہتا ہے۔ یہ کوئی پہلا موقع نہیں تھا اور پہلے بھی اس طرح کے واقعات ہوئے۔ ایک واقعہ 1991 میں ہوا جب جناب غلام حیدر وائیں وزیر اعلیٰ تھے تو اس وقت بڑا سخت ایکشن لیا گیا۔ اس کے بعد پھر جب میں اپوزیشن لیڈر تھا تو اس وقت preside میاں منظور احمد موہل کر رہے تھے اور پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اس وقت بھی بڑا سخت ایکشن لیا گیا تو چنانچہ سارے ہاؤس کی جو متفقہ senses تھی جو میں نے لی اور جو سب نے رائے دی وہ یہی تھی کہ اس پر کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ اپوزیشن، گورنمنٹ اور جو ممبران ہیں ہمیں بحیثیت ممبر اس ہاؤس کا تقدس عزیز ہے تو اس میں کوئی اپوزیشن اور گورنمنٹ والی بات نہیں ہے۔ ہمارا اپنے وقار کا مسئلہ ہے اس ہاؤس کی عزت کا مسئلہ ہے جو کہ legislation کرتا ہے اور جس کے اثرات سارے

پنجاب پر ہوتے ہیں اس سے پھر بہتری آتی ہے تو اگر وہیں سے غلط message جائے گا تو یہ بدنامی صرف ہاؤس کی نہیں ہے اس حکومت کی بھی ہے اور ہم سب کی ہے تو چنانچہ پھر یہ فیصلہ کیا کہ آئی جی پنجاب کو یہاں بلایا جائے تو ہم نے ہاؤس ملتوی کیا۔ آئی جی صاحب اس وقت کوئی پروموشن کمیٹی کے حوالے سے اسلام آباد میں تھے تو پھر سارے ہاؤس نے فیصلہ کیا کہ چلیں کل پر رکھ لیتے ہیں تو آج پھر وزیر قانون اور ہم سارے بیٹھے اس میں ملک ندیم کامران بھی تھے۔ ہماری میٹنگ ہوئی اور ہم نے آئی جی صاحب کو یہاں اپنے کمرے میں بلایا وہ تشریف لائے تو ہم نے اس سے ساری باتیں کھل کر کیں۔ اس میں سب سے پہلا issue جناب ڈپٹی سپیکر کا تھا وہ کھل کر discuss کیا گیا۔ آئی جی صاحب نے کہا کہ اس پر میں نہیں بلکہ آپ فیصلہ کر دیں اور جو آپ فیصلہ کریں گے میں اسی طرح implement کر دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں نے جناب ڈپٹی سپیکر سے پوچھا کہ آپ مطمئن ہیں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے تو میں نے پھر وزیر قانون کو کہا کہ یہ بڑی اچھی بات ہو گئی ہے اب آپ اس میں ہماری help کریں۔ جب جناب ڈپٹی سپیکر ایوان وزیر اعلیٰ گئے تھے جن لوگوں نے زیادتی کی ہے تو ظاہر ہے وہ اس ویڈیو میں ہوں گے تو آپ ہمیں ذرا identify کر دیں باقی پھر فیصلہ ہم بیٹھ کر لیں گے تو اس پر پھر جناب ڈپٹی سپیکر نے کہا کہ ٹھیک ہے اور مجھے قابل قبول ہے۔ اس کے بعد پھر ہم نے one by one باقی issues پر discussion کی جس میں یہاں پر جو میرے پاس تھے کرسچئن کمیونٹی کا جناب خلیل طاہر سندھو نے issue اُٹھایا تھا، اس کے بعد گوجرانوالہ سے جناب محمد توفیق بٹ ہیں، میرے خیال میں وہ اس وقت ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں تو اس issue کو بھی ہم نے take up کیا، پھر راولپنڈی سے جناب عمر تنویر ہیں اِن issue کو بھی ہم نے take up کیا، پھر سید علی حیدر گیلانی کے issue کو بھی پوری detail کے ساتھ take up کیا اور پھر میں نے آئی جی کو کہا کہ دیکھیں بات سنیں ہماری استحقاق کمیٹی کے چیئرمین جناب علی اختر ہیں اور اگر وہ سید علی حیدر گیلانی کے کیس میں کسی کو بلاتے ہیں تو ایس پی کا یہ رویہ نہایت قابل افسوس ہے جو انہوں نے باتیں کی ہیں۔ یہ جو اب تک نیچے message گیا ہے وہ یہ گیا ہے کہ شاید ممبران اسمبلی کوئی بڑی فضول سی چیز ہیں اور ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے یہ عزت دار لوگ نہیں ہیں۔ اس message کو ہم نے undo کرنا ہے چونکہ

یہ ہمارے ساتھ ہوا ہے تو ہم اس کو اس طرح نہیں چلنے دیں گے ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہمارے ممبران کی عزت، وقار اور احترام ہے۔

میں نے آئی جی صاحب سے کہا کہ اب آپ چونکہ نئے آئے ہیں، آپ کو آئے ہوئے ایک ماہ ہوا ہے یہ آپ کا کام ہے کہ آپ نے اس کا نیچے تک کیا message دینا ہے لیکن ہاؤس نے بھی اس بات کا دھیان رکھنا ہے کہ آپ کا message جب نیچے جائے گا تو بہت ساری چیزیں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی اور اس پر جو ہمارے سٹینڈنگ کمیٹی استحقاقات کے چیئرمین جناب علی اختر ہیں ان کو میں نے کہا کہ اب آپ نے کمیٹی میں کسی کا کوئی لحاظ نہیں کرنا۔

اس کے علاوہ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا سے بات ہوئی کہ اگر کوئی بھی استحقاق کمیٹی میں نہیں آتا یا کوئی بدتمیزی کرتا ہے تو چیئرمین صاحب آپ ہمیں فوراً اس کی اطلاع کریں کیونکہ بے شمار چیزیں آپ ٹھیک کر سکتے ہیں۔ استحقاقات کمیٹی کا مقصد ہی یہ ہے اور اگر ہماری استحقاقات کمیٹی کی عزت نہیں ہے تو پھر اور کیا ذریعہ ہے۔ اس کو ہم نے اور زیادہ strengthen کرنا ہے آپ ذرا تگڑے ہو جائیں انشاءاللہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ویسے ہم نے ساری سٹینڈنگ کمیٹیز کو strengthen کرنا ہے اس پر بھی بات ہو چکی تھی اُس میں ہماری تھوڑی سستی ہے اُس کو بھی ہم ٹھیک کرتے ہیں۔ جہاں تک باقی جو چیزیں ہیں ان ساری چیزوں کے حوالے سے دو دن بعد وہ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا سے معلومات ملیں گی اُس میں کیونکہ جناب خلیل طاہر سندھو کے issue پر شاید ہوم ڈیپارٹمنٹ کی بھی ضرورت پڑے گی تو وہ بھی ہم انشاءاللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔

اب میں request کروں گا کہ ملک ندیم کامران بات کر لیں اور اس کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر بات کر لیں گے پھر اُس کے بعد ہم ہاؤس کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یقیناً یہ ایک بہت اہم issue تھا جو first time میں نے دیکھا اور یہ اس سے پہلے بھی ہوتا رہا ہے لیکن جب سے یہ ہاؤس بنا ہے اُس میں یہ سب سے serious معاملہ تھا جس میں ہمارے جناب ڈپٹی سپیکر لیکن میں ان کو ڈپٹی سپیکر تو نہیں کہوں گا بلکہ ہمارے colleague ہیں جن کے لئے تمام ہاؤس نے stand لیا اس میں اپوزیشن اور حکومتی بنچز

نے مل کر جو واقعہ ہوا اُس کو کسی لحاظ سے بھی بہتر نہیں سمجھا اور اُس پر stand لیا اور اُس کے بعد اس پر ہاؤس سے جو sense بنی اُس کے مطابق آپ نے ہاؤس میں وعدہ کیا اور اُس پر ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں مجھے بھی شامل کیا گیا، اسی سلسلے میں اُس کمیٹی کی آج ایک میٹنگ ہوئی جو یقیناً اچھی میٹنگ ہوئی اور اُس میں جو باتیں ہوئیں وہ باتیں آپ نے ہاؤس میں بتا دی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھوں گا کہ وہاں پر جو بھی معاملات طے ہوئے ہیں اور جو بھی معاملات آگے آنے والے ہیں جب تک اس کی implementation نہیں ہوتی تو شاید ان فیصلوں کا فائدہ نہیں ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں وہاں پر جو بات آپ کی سربراہی میں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بڑی امید ہے پوری اپوزیشن کی طرف سے آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو فیصلہ کیا ہے وہاں پر بھی آپ نے سن لیا ہو گا میں نے یہی بات کی تھی کہ جو سپیکر صاحب بات کریں گے جو decision لیں گے ہم دونوں sides اُس کی implementation کے لئے امید بھی رکھیں گے اور اُس کو ensure بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! آپ نے تفصیلاً بتا دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو چار اور issues raise ہوئے تھے جس میں جناب خلیل طاہر سندھو والا معاملہ تھا Christian Community کا، سید علی حیدر گیلانی کا معاملہ تھا، جناب محمد توفیق بٹ کا معاملہ تھا اور جو جناب عمر تنویر پی ٹی آئی کے راولپنڈی سے ایم پی اے ہیں کا معاملہ تھا اور اُس سے بڑھ کر ہمارے چودھری اختر نے جو باتیں کل بتائیں وہ یقیناً ہم سب نے سنی اور اُس پر آج آپ نے ہاؤس میں اُس کمیٹی کو strengthen کرنے اور اچھے decision لینے کا کہا ہے تو ہم سب ان کو بھی یقین دلاتے ہیں کہ یہ جو استحقاق کمیٹی ہے وہ ہم سب کی محافظ ہے تو اس لحاظ سے یقیناً جتنے strongly چیئرمین صاحب behave کریں گے اُتنا ہی سب معزز ممبران کو فائدہ ہو گا اور اس ہاؤس کی عزت میں اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کی اجازت سے وہاں پر ایک اور بات بھی کی تھی آپ نے میری موجودگی میں آئی جی کو بتایا کہ جو ایم پی ایز حضرات ہیں وہ 22 گریڈ سے تعلق رکھتے ہیں اور 22 گریڈ کا جو شخص ہے اُس کو معمولی نہ لیا جائے اور وہ elected آدمی ہیں چار چار، پانچ پانچ لاکھ لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے تو اُس 22 گریڈ کے شخص کو easy نہ لیا جائے اور پھر میں نے وہاں پر یہ بات add کی اور آئی جی کو یہ بتایا کہ یہاں پر یہ ہو رہا ہے کہ حکومتی

بنچز ہو یا اپوزیشن والے ہوں اگر وہ جائز بات کرتے ہیں تو اُس جائز کام کو ہونا چاہئے اور اگر غلط کام ہے تو اُس کو ہم support کریں گے اور نہ ہی اُس کو press کریں گے لیکن جائز کام بھی اگر نہ سنا جائے اور نہ بات کی جائے تو یہ قابل قبول نہیں ہے۔ میں نے یہ بھی add کیا کہ اکثر ہم میں سے ممبران خاص طور پر میرا حکومتی بنچز سے اتنا اس بات کا اتفاق نہیں ہے یہ بات میرے تک نہیں پہنچی لیکن اپوزیشن کے ہمارے جو ساتھی ہیں اُن کی طرف سے یہ بات آتی ہے کہ ہم فون کرتے ہیں لیکن آج تک بہت کم کوئی officers ہوں گے جنہوں نے call back کیا ہو تو اخلاقیات بھی اس کی اجازت نہیں دیتا اور قانون بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔

جناب سپیکر! آپ اس کو ہر صورت میں implement کروائیں میں نے یہ بات آئی جی سے کی ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ بات ایسے نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ ground reality is different جو آپ بات کر رہے ہیں وہ کچھ اور کر رہے ہیں لیکن اصل میں ground reality کچھ اور ہے تو آپ اس کو ensure کریں کہ ممبران کی طرف سے کال آئے تو جو آپ کے پاس اُس کا نمبر نوٹ ہو اُس ممبر کو call back کریں۔ اپوزیشن کوئی باہر سے نہیں آئی ہوئی کہ اُن کو اُس کا جواب نہ دیا جائے اُن کو call back نہ کیا جائے تو جب آپ نے اُن سے بات کی تو آپ نے یہ ہمیں ensure کروایا کہ آئندہ یہ بات نہیں ہوگی۔ آپ نے اور جناب محمد بشارت راجا نے یہ ہمیں ensure کروایا کہ آئندہ جو بھی ایم پی اے حضرات یا ایم این اے حضرات ہوں گے وہ جب بات کریں گے یا convey کریں گے تو یقیناً اُن کو call back ہوگی اور بات کرنے سے اور ملاقات ہونے سے بہت سے issues resolve ہو جاتے ہیں تو آپ نے جو step اُٹھایا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ تاریخی step ہے لیکن اس کو تاریخی ہم تب مانیں گے جب یہ implement ہو جائے گا اور مجھے بڑا یقین ہے کہ انشاءاللہ جیسے آپ نے آگے بہت سے issues جو pending چلے آرہے تھے اُن کو take up کیا اور پورے ہاؤس نے مل کر اُس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا انشاءاللہ اس issue کو بھی پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا۔

جناب سپیکر!میں پھر سردار صاحب سے یہ کہوں گا کہ یقیناً اُنہوں نے اس issue کو raise کر کے نہ صرف اپنی بات کی بلکہ ہم سب کی بات کی تو ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ معاملہ raise کیا اور ہم سب مل کر ایک دوسرے کی عزت کے ساتھ چلیں گے اور ایک دوسرے کی عزت کے بھائی وال بنیں گے اور کوشش کریں گے کہ آئندہ کوئی آفیسر ایسی جرأت نہ کرے جو اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کرے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سردار دوست محمد مزاری!

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار دوست محمد مزاری): جناب سپیکر !میں آج اس ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں میرے دوست جو میرے right side پر بیٹھے ہوئے ہیں، میرے left side پر بیٹھے ہوئے ہیں میرے colleagues ہیں کیونکہ پہلے ہم سب ایم پی ایز بنتے ہیں اُس کے بعد ہمیں portfolios ملتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ آج پارلیمنٹ سپریم ہے اور پارلیمنٹ نے آج یہ کر کے دکھادیا ہے جو کل ممبران نے کیا ہے میں سب ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔بہت شکریہ

جناب سپیکر !آپ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی جس میں ملک ندیم کامران بھی تھے، جناب محمد بشارت راجا بھی تھے آئی جی یہاں آئے انہوں نے یہ بات کی جو بھی لوگ چاہے چھوٹے سے چھوٹا آفیسر ہے یا بڑے سے بڑا آفیسر ہے If he is responsible he should be penalized اس بات پر کوئی compromise نہیں ہے۔یہ صرف میری respect نہیں ہے یہ تمام ایم پی اے صاحبان کی respect ہے میں تو آج صرف ایک ذریعہ بنا ہوں کل کو آئندہ کوئی اس پارلیمنٹ کی supremacy کو challenge کرنے کی کوشش نہیں کرے گا انشاءاللہ۔

جناب سپیکر!میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔مجھے بہت زیادہ calls آئیں میں نے صرف ایک ہی بات کی میں نے کہا کہ جو فیصلہ چودھری صاحب کریں گے کیونکہ وہ Custodian of the house ہیں اور تمام parliamentarians نے اُن کو mandate دیا ہے ایک کمیٹی بنانے کا کہا ہے جو وہ فیصلہ کریں گے ہمیں قابل قبول ہے اور جو لوگ اس حرکت میں شامل ہیں

چاہے جتنے سے جتنا بڑا ہو اور چاہے جتنے سے جتنا چھوٹا ہو اس بارے میں آج ایک precedent set کر دیں انشاءاللہ آئندہ ایسے کوئی واقعات نہیں ہوں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ۔ میں جناب محمد بشارت راجا کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کل بھی on the floor of the House جس طرح ہاؤس کا consensus تھا پھر جناب محمد بشارت راجا بالکل اُسی چیز کو لے کر آگے بڑھے۔ جناب محمد بشارت راجا کا ہمیشہ positive role رہا ہے اور اس معاملے کو حتمی نتیجے تک پہنچانے کے لئے کل اور آج ان کا جو role تھا اس پر میں اپنی طرف سے، ہاؤس کی طرف سے اور سب کی طرف سے نہ صرف شکریہ ادا کرتا ہوں بلکہ انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ماشاءاللہ سارا amicably اچھا ہو گیا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب ایک رپورٹ lay ہونی ہے۔ جی، وزیر قانون!

تحریک التوائے کار نمبر 769 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ

میں تحریک التوائے کار نمبر 769 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی عبوری رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ سکولز ایجوکیشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب عطاء الرحمٰن کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر کل والے سوالات کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: انہیں pending کیا گیا تھا اب وہ اسی اجلاس میں آ جائیں گے لیکن آج سکولز ایجوکیشن کے سوالات ہیں۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب عطاء الرحمٰن: جناب سپیکر! سوال نمبر 1650 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال میں پرائمری سکولوں کی تعداد
اور ان میں خاکروب کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1650: جناب عطاالرحمٰن:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خانیوال میں پرائمری سکولز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) خانیوال میں مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) خانیوال کے پرائمری سکولوں میں کتنے خاکروب تعینات ہیں، کتنی سیٹیں منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں کتنے پرائمری سکولوں میں خاکروب کی سیٹیں منظور شدہ نہ ہیں؟

(د) درجہ چہارم مالی، خاکروب وغیرہ کی اسامیاں رقبہ کو مد نظر رکھ کر منظور کی جاتی ہیں یا طالب علموں کی تعداد کے مطابق اس کا معیار بتائیں؟

(ہ) حلقہ پی پی۔209 اور 210 خانیوال میں کتنے سکول ایسے ہیں جن کا رقبہ 4/3 ایکڑ ہے اور وہاں پر صفائی کے لئے خاکروب کتنے تعینات ہیں، تفصیل سکولز وار بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) ضلع خانیوال میں 653 پرائمری سکولز ہیں۔

(ب) ضلع خانیوال میں مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 591 ہے۔

(ج) ضلع خانیوال کے سات پرائمری سکولوں میں خاکروب کی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور وہاں خاکروب تعینات ہیں جبکہ 646 پرائمری سکولوں میں خاکروب کی اسامیاں منظور شدہ نہ ہیں۔

(د) درجہ چہارم کی اسامیاں طالب علموں کی تعداد کے مطابق رکھی جاتی ہیں۔

(ہ) حلقہ پی پی۔209 اور 210 خانیوال میں 68 سکول ایسے ہیں جن کا رقبہ 3/4 ایکڑ ہے اور ان میں سے 13 سکولوں میں خاکروب ہیں۔ 55 سکولز ایسے ہیں جن میں خاکروب تعینات نہ ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عطاء الرحمٰن: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ ضلع خانیوال کے سات پرائمری سکولوں میں خاکروب کی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور وہاں خاکروب تعینات ہیں جبکہ 646 پرائمری سکولوں میں خاکروب کی اسامیاں منظور شدہ نہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان 646 سکولوں میں خاکروب کا کام کون کرتا ہے؟

MR SPEAKER: Please order in the House.

جی، اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب عطاء الرحمٰن: جناب سپیکر! صفائی نصف ایمان ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان 646 سکولوں میں خاکروب کی اسامیاں نہیں ہیں وہاں ان سکولوں میں یہ کام اساتذہ سرانجام دے رہے ہیں یا طلباء؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ ان سکولوں میں خاکروب کا کام خاکروب ہی کرتے ہیں۔ سکول کا ایک NSB فنڈ ہوتا ہے اس کے ذریعے عارضی طور پر خاکروب رکھا جاتا ہے اور وہی سکول کی صفائی کرتے ہیں۔

جناب عطاء الرحمٰن: جناب سپیکر! وہاں پر کوئی خاکروب ہے اور نہ ہی ان کے پاس ایسے فنڈز ہیں کہ وہ دس ہزار دے کر صفائی کروا سکیں۔

جناب سپیکر! آپ سے استدعا ہے کہ آپ انہیں direction دیں کہ یہ اسامیاں جلدی fill کی جائیں تاکہ بچے صفائی نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! تقریباً ہر سکول کا NSB فنڈ ہوتا ہے۔ اس فنڈ سے عارضی طور پر خاکروب رکھے جاتے ہیں اور سکولوں کی صفائی کروائی جاتی ہے۔ ان سکولوں میں مستقل خاکروب نہیں ہیں لیکن عارضی طور پر رکھے جاتے ہیں اور صفائی خاکروب ہی کر رہے ہیں۔

جناب عطاء الرحمٰن: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کہتے ہیں تو میں مان لیتا ہوں لیکن بے شمار ایسے سکول ہیں جن میں ایسا نہیں ہوتا اور بچے ہی صفائی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جو سکول تین تین، چار چار ایکڑ رقبے پر محیط ہیں وہاں بھی خاکروب تعینات نہیں ہیں۔ سکولوں کے لئے تین سے چار ایکڑ بہت زیادہ رقبہ ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ وہاں فوری طور پر خاکروب اور چوکیدار بھرتی کئے جائیں اور اس کے لئے کوئی time frame دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ اگلے بجٹ میں ان اسامیوں کو fill کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1778 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1961 محترمہ شازیہ عابد کا ہے لیکن انہوں نے اپنا سوال pending کرنے کے لئے کہا ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر 2128 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2222 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پیف میں ملازمین کی تعداد، ماہانہ تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

*2222: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیف میں ٹوٹل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) پیف ملازمین کی ماہانہ تنخواہ کتنی ہے؟

(ج) کیا اس کے ملازمین کی job descriptions کی تفصیل مل سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) پیف ملازمین کی تعداد:

سیریل نمبر	کیٹیگری	تعداد
1۔	فیلڈ سٹاف	197
2۔	ایڈمنسٹریٹو سٹاف	282
	ٹوٹل	479

(ب) پیف ملازمین کی ماہانہ تنخواہ کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

سیریل نمبر	کیٹیگری	تنخواہ
1	مینجنگ ڈائریکٹر	732,000
2	ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر	575,000
3	ڈائریکٹر	314,000
4	ایڈیشنل ڈائریکٹر	230,000
5	ڈپٹی ڈائریکٹر	157,000
6	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	105,000
7	آفیسر	75,000
8	ایگزیکٹو اسسٹنٹ	53,000

9	آفس اسسٹنٹ	32,000
10	آفس بوائے	32,000
11	ڈرائیور	32,000
12	ماسٹر ٹرینر	90,000
13	مانیٹرنگ اینڈ ایویلوایشن آفیسر	35,000

(ج) پیف ملازمین کی Job description کی تفصیل Annex -A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! پیف کے ملازمین کی تنخواہوں کا بتایا گیا ہے کہ مینجنگ ڈائریکٹر کی تنخواہ -/7,32,000 روپے ہے، اسے نوٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ فیلڈ سٹاف کی تعداد 197 ہے اور ایڈمنسٹریشن سٹاف کی تعداد 282 ہے۔ اگر ایک بچے پر ساڑھے سات روپیہ لگ رہا ہے تو مینجنگ ڈائریکٹر کو -/7,32,000 روپے تنخواہ کیوں دی جارہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! مینجنگ ڈائریکٹر کی تنخواہ کے بارے میں باقاعدہ ان کے بورڈ نے فیصلہ کرنا ہوتا ہے، مینجنگ ڈائریکٹر نے پورا صوبہ دیکھنا ہوتا ہے جبکہ سٹاف نے چند بچوں کی تعلیم پر focus کرنا ہوتا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! ایڈمنسٹریشن سٹاف الگ ہے اور ٹیچر کی تنخواہ الگ چیز ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! محترمہ اس حوالے سے fresh question لے آئیں تو پھر اس پر بات کر لیں گے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2347 محترمہ منیرا یامین ستی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2360 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چکوال: گورنمنٹ پرائمری سکول فار بوائز کوٹلی چو آسیدن شاہ کی دیوار کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2360: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول فار بوائز کوٹلی چو آسیدن شاہ ضلع چکوال کی دیوار بارشوں کی وجہ سے گر گئی ہے حکومت اس کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس کی لمبائی کتنی ہے اور کتنی height پر یہ سکول واقع ہے؟

(ج) گزشتہ چھ ماہ سے یہ سکول بچوں کے لئے life threating بنا ہوا ہے محکمہ نے اس حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول فار بوائز کوٹلی چو آسیدن شاہ ضلع چکوال کی دیوار بارشوں کی وجہ سے گر گئی تھی۔ اس کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

(ب) اس کی لمبائی 35 فٹ ہے۔ سکول کی اونچائی مقامی جگہ سے پچاس فٹ ہے۔ زیر تعمیر دیوار کی اونچائی بیس فٹ ہے۔ بیس فیصد تعمیر کا کام ہو چکا ہے۔ باقی کام اگلے دس دن میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام شروع نہیں ہو سکا۔ پرانی بلڈنگ dangerous تھی جس کی دیوار گر گئی تھی۔ سکول نئی بلڈنگ میں فنکشنل ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! جیسے انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ وہاں کام شروع کر دیا گیا ہے most like اگلے دس دنوں میں کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے صرف یہ assurity چاہتی ہوں کہ وہاں پر جو کام ہو رہا ہے اس کی کوالٹی پر focus کر لیں چونکہ وہاں اینٹ سے نہیں بلکہ پتھر سے کام ہوتا ہے اس لئے زیادہ دھیان سے کام کرنا پڑتا ہے۔ میں نے جا کر وہ دیوار دیکھی بھی ہے مجھے کوالٹی پر تھوڑا سا concern ہے لہٰذا اسے چیک کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کوالٹی کو چیک کروا لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! میں CEO سے کہہ کر انشاءاللہ کوالٹی چیک کروا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2371 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2372 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2406 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2413 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: پی پی۔ 251 میں گرلز ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد اور ان میں سے ڈاؤن کردہ سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*2413: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور حلقہ پی پی۔ 251 میں کتنے گرلز ہائی سکول اور ہائر سیکنڈری سکول کہاں کہاں ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں سال 2014 سے آج تک کتنے گرلز ہائی سکول کو ختم کیا گیا ان کو ڈاؤن گریڈ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ہتھیجی میں گرلز ہائی سکول کو کب بنایا گیا تھا اس میں کتنی طالبات زیر تعلیم تھیں اور اس کو ڈاؤن گریڈ کس وجہ سے کیا گیا؟

(د) کیا حکومت اس ضلع کے تمام ہائی سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے اور ہتھیجی میں گرلز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک لوہاراں اور ایک گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول مبارک پور ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں سال 2014 سے اب تک کسی سکول کو ڈاؤن گریڈ نہیں کیا گیا۔

(ج) سال 19-2018 کی ADP سکیم کے تحت سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے SNE کی ڈیمانڈ کی درخواست فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کی ہے۔ تاہم حکومت پنجاب نے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ہتھیجی کو ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا تھا بلکہ بعداز دوپہر ڈبل شفٹ کلاسز کا اجراء کیا گیا تھا۔ سکول ہذا میں طالبات کی تعداد معیار کے مطابق 80 ضروری ہے جبکہ سکول میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد 60 تھی جو کہ کلاس نہم و دہم میں پوری نہ ہو سکی۔ موجودہ ادارہ کو ڈاؤن گریڈ نہیں کیا گیا۔ یہ پروگرام سکول ہذا میں تقریباً ایک سال چلا تھا پھر بند کر دیا گیا۔ سکول ہذا میں دوبارہ حکومت پنجاب نے انصاف بعد از دوپہر پروگرام کے تحت نہم و دہم کی کلاسز کا اجراء کر دیا ہے اس وقت 61 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(د) سکولز ایجوکیشن پنجاب کی جانب سے ضلع بہاولپور کے لئے ADP سکیم سال 20-2019 کے تحت مسنگ فسیلٹیز کی مد میں 7.605 ملین روپے کے فنڈز ایلوکیٹ کئے گئے ہیں اس رقم کو Guideline for Local Government Educational Officials on block allocation and programme in ADP 2019-20 کے مطابق استعمال میں لایا جارہا ہے۔ ہتھیجی میں گرلز مڈل سکول کو ہائی درجہ دے دیا گیا ہے۔ ADP سکیم 19-2018 کے مطابق ہائی سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ نئی

SNE پوسٹوں کی منظوری کے لئے محکمہ خزانہ کو لیٹر جاری کر دیا گیا ہے۔کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ کلاسز کا اجراء کیا گیا تھا لیکن طلباء کی تعداد 80 نہ ہونے کی وجہ سے اس پروگرام کو بند کر دیا گیا ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری بتانا پسند فرمائیں گے کہ میرے حلقے کی بچیوں اور ان کے والدین کا کیا قصور ہے کہ انہوں نے ایک سال کے لئے سکول بند کر دیا اور جب میں نے مورخہ 2019-03-04 کو ایوان میں تحریک التوائے کار پیش کی تو آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے اس پر ایکشن لیا تھا اس کے بعد نئے پاکستان کے وزیر تعلیم جو پنجاب میں تعلیم پر focus کر رہے ہیں نے آپ کے کہنے پر کلاسز کا اجراء کرایا۔ ان کا پروگرام ہے کہ ہم پنجاب کو زیادہ تعلیم مہیا کریں گے لیکن میرے حلقے میں تو انہوں نے ایک سال کے لئے پروگرام ہی بند کر دیا۔ آپ کے ایکشن لینے پر انہوں نے دوپہر کی کلاسیں شروع کروا دیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز(ج) میں یہ جواب بھی دیا ہے کہ ابھی وہاں پر طلباء کی تعداد 61 ہے۔ یہ میرے حلقے کا ہائی سکول ہے وہاں پر ابھی کلاسیں نہیں چل رہیں۔ دوپہر کی کلاسوں میں اساتذہ نہیں آتے اور بچیاں مارے مارے پھر کر واپس چلی جاتی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری یقین دہانی کرائیں کہ یہ کمیٹی بنا کر موقع پر visit کروائیں چونکہ ابھی یہ کلاسیں جاری نہیں ہیں۔ محکمے نے یہ غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے اس کا جواب آ لینے دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! چونکہ منسٹر صاحب نے اس بارے میں commitment دی ہوئی ہے لہٰذا آپ اسے follow up کریں تاکہ یہ کلاسیں شروع ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ جلد از جلد وہاں پر کلاسیں شروع کروادیں گے اور اگر کسی نے ہمیں غلط جواب دیا ہے تو اس کے خلاف کارروائی بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! آپ کا اگلا ضمنی سوال کیا ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! جواب کے جز (د) کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ:

"ADP سکیم 19-2018 کے مطابق ہائی سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔"

جناب سپیکر! محکمہ نے اگست میں ہتھیجی گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دے دیا۔ محکمہ کی نااہلی اور پنجاب کے عوام کے ساتھ دشمنی دیکھیں کہ اس کو اگست میں اپ گریڈ کیا گیا، مجھے اس کا نوٹیفکیشن بھی دیا گیا لیکن ابھی تک اس کی SNE منظور نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! محکمہ نے میرے سوال کا جواب یکم جنوری 2020 کو دیا ہے یعنی آٹھ مہینے گزرنے کے باوجود ابھی تک اس سکول کی SNE منظور نہیں ہوئی۔ پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتا دیں کہ اس سکول میں کب تک کلاسیں شروع ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! اکثر ایسا ہوتا ہے کہ SNE کی منظوری میں زیادہ تاخیر ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات عمارت بن کر خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے لیکن اس کی SNE منظور نہیں ہوتی۔ اس معاملے کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ محکمہ خزانہ سے رابطہ کریں اور اس سکول کی SNE منظور کروائیں تاکہ اس سکول میں کلاسیں شروع ہو سکیں۔ حکومت نے خرچہ کر دیا ہے لیکن اگر سکول میں کلاسیں شروع نہ ہوں تو یہ مناسب نہیں ہے۔ اس سے وہاں کے عوام کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور حکومت کے پیسے بھی ضائع ہوتے ہیں۔ اس معاملے کو اچھی طرح سے follow کریں۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن کے جو افسران اس وقت آفیشل گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس کو نوٹ کریں اور ensure کریں کہ اس سکول میں جلد از جلد کلاسیں شروع ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ اس سکول میں جلد کلاسیں شروع کروادیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری کوئی dateبتادیں کہ کب تک اس سکول میں کلاسیں شروع ہو جائیں گی کیونکہ پہلے ہی آٹھ ماہ گزر چکے ہیں تو کب تک SNE کی منظوری ہو جائے گی اور اس سکول میں کلاسیں شروع ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! میں نے پہلے ہی پارلیمانی سیکرٹری کو کہہ دیا ہے کہ اس سکول میں جلد از جلد کلاسیں شروع کروادیں اور اب اس میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری کوئی time frame دے دیں کہ کب تک اس سکول میں کلاسیں شروع ہو جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! میں کوئی time frame تو نہیں دے رہا لیکن انشاءاللہ تعالیٰ اس سکول میں جلد از جلد کلاسیں شروع کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: محکمہ سکولز ایجوکیشن کے جو افسران اس وقت گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس کو follow کریں اور جلد از جلد اس سکول میں کلاسیں شروع کروائیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے کوئی time frame تو نہیں دیا۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! آپ فکر نہ کریں وہ time سے پہلے ہی کروادیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2469 نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمسہ علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2484 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: چک نمبر 53/L5 میں موجود ایلیمنٹری سکول میں پلے گراونڈ کی عدم موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*2484: **محترمہ شمسہ علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 53/L5 تحصیل و ضلع ساہیوال میں موجود ایلیمنٹری سکول میں زیر تعلیم بچیوں کے لئے پلے گراونڈ نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں ہذا میں سرکاری زمین موجود ہے جو وہاں کی پبلک کی ویلفیئر کے لئے استعمال میں لائی جاسکتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول بچیوں کے لئے پلے گراونڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ چک نمبر 53/L5 تحصیل و ضلع ساہیوال میں موجودہ ایلیمنٹری سکول میں زیر تعلیم بچیوں کے لئے پلے گراونڈ نہیں ہے۔

(ب) جی، ہاں! سکول کے ملحقہ سرکاری رقبہ موجود ہے اور اس سرکاری رقبہ کو پبلک ویلفیئر کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سرکاری رقبہ کی کل پیمائش 2.5 ایکڑ ہے۔

(ج) جی، ہاں دفتر ہذا کے مراسلہ نمبر 4721 مورخہ 19-09-2019 کے تحت اسسٹنٹ کمشنر کو زمین کی الاٹمنٹ کے لئے لکھ دیا گیا ہے جیسے ہی زمین سکول کے نام منتقل ہو گی کھیل کا میدان بنا دیا جائے گا۔ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میں نے اپنے سوال میں یہ کہا تھا کہ چک نمبر 53/5L تحصیل و ضلع ساہیوال میں موجود ایلیمنٹری سکول میں زیر تعلیم بچیوں کے لئے پلے گراونڈ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے جواب میں لکھا ہے کہ جی ہاں، سکول سے ملحقہ سرکاری رقبہ موجود ہے اور اس سرکاری رقبہ کو پبلک ویلفیئر کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جواب کے ساتھ انہوں نے ایک خط بھی منسلک کیا ہے جو کہ انہوں نے وہاں کے اسسٹنٹ کمشنر صاحب کو لکھا ہے۔ اس خط میں لکھا گیا ہے کہ:

"Request for allotment of land for playground at Government Girls Elementary School 53/5-L, Sahiwal".

جناب سپیکر! میں بہت شکر گزار ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب کے تمام گرلز سکولوں میں پلے گراؤنڈز ہونے بہت ضروری ہیں۔I am very grateful. میں امید کرتی ہوں کہ پنجاب کے باقی گرلز سکولوں میں بھی پلے گراؤنڈز بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ جواب سے satisfied ہیں تو اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2535 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2552 بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2567 میاں جلیل احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2665 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔154 میں بوائز و گرلز سرکاری سکولز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***2665: چودھری اختر علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں بوائز و گرلز سرکاری سکولز کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کس کی بلڈنگ کرایہ کی ہے اور ان کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے سرکاری بلڈنگ نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں عمارات کی حالت کیسی ہے کس کی بلڈنگ خستہ حال ہے یا ناکافی ہے؟

(د) ان سکولوں میں ٹیچر اور نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے ان میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان سکولوں کو سال 19-2018 کے دوران کتنی گرانٹ فراہم کی گئی تھی؟

(و) ان سکولوں کی مسنگ فسیلٹیز کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) پی پی۔154 لاہور میں کُل سرکاری سکولوں کی تعداد گیارہ ہے جن میں سے چار گرلز اور سات بوائز سکول ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول	بوائز و گرلز	لیول	پتا
1	CDG بوائز ہائی سکول	بوائز	ہائی	شالامار ٹاؤن لاہور
2	CDG بوائز ہائی سکول	بوائز	ہائی	سلامت پورہ لاہور
3	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول	گرلز	ہائی	سلامت پورہ (مقصودہ والی) لاہور
4	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول	گرلز	ہائی	سلامت پورہ لاہور
5	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول	گرلز	ہائی	شالامار ٹاؤن لاہور
6	گورنمنٹ ماڈرن گرلز ہائی سکول	گرلز	ہائی	مغل پورہ لاہور
7	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول	گرلز	ہائی	کوٹلی پیر عبدالرحمن لاہور
8	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول	بوائز	ہائی	کوٹلی پیر عبدالرحمن لاہور
9	گورنمنٹ خالد ماڈل پرائمری سکول	بوائز	پرائمری	کوٹلی پیر عبدالرحمن لاہور
10	گورنمنٹ قادریہ پرائمری سکول	بوائز	پرائمری	شالامار ٹاؤن سراج پورہ داروغہ والا لاہور
11	گورنمنٹ پرائمری سکول	بوائز	پرائمری	(بوہڑ والی مسجد) سلامت پورہ نیو شالامار ہاوسنگ سکیم لاہور

(ب) پی پی۔154 لاہور میں صرف ایک سکول گورنمنٹ قادریہ پرائمری سکول شالا مار ٹاؤن سراج پورہ داروغہ والا لاہور کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے جس کا ماہانہ کرایہ مبلغ۔/19027 روپے ہے۔ یہ سکول 1972 میں نیشنلائزڈ ہوا چونکہ قرب وجوار میں کوئی سرکاری عمارت دستیاب نہ ہے اس لئے کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام سکول سرکاری عمارتوں میں چل رہے ہیں۔

(ج) پی پی۔154 میں واقع گیارہ سکولوں کی عمارات تسلی بخش ہیں کوئی بلڈنگ خستہ حال نہ ہے تاہم طلباء کی تعداد کے پیش نظر چار سکولوں میں اضافی کمروں کی ضرورت ہے آئندہ مالی سالوں میں ترقیاتی بجٹ کی فراہمی پر تعمیر کر دیے جائیں گے۔

(د) ان سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں 235 ہیں جن پر 223 اساتذہ کام کر رہے ہیں اور 12 اسامیاں خالی ہیں جبکہ نان ٹیچنگ منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 192 ہے جن پر 176 افراد کام کر رہے ہیں اور 16 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی پی۔154 لاہور میں واقع سکولوں کو سال 19-2018 میں مبلغ۔/44895979 روپے NSB کی مد میں دیئے گئے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پی پی۔154 لاہور میں چلنے والے تمام سکول پہلے ہی سے تمام بنیادی سہولیات سے مستفید ہیں مزید یہ کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت فنڈ کی دستیابی پر جہاں کہیں کوئی ضرورت محسوس ہوگی وہاں مسنگ فسیلٹیز کو پورا کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) کے ساتھ ایک فہرست دی گئی ہے کہ پی پی۔154 میں گیارہ سکولز ہیں۔ پی پی۔154 چودہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے اور اس کو جی روڈ left and right سے cross کرتی ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے سکولوں کی جو تعداد جواب میں دی ہے یہ نامکمل ہے اور اس میں تقریباً 50 فیصد سکولز نہیں بتائے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ متعلقہ افسران دفتر سے نہیں نکلے اور انہوں نے علاقے میں جا کر نہیں دیکھا۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں دو چار ایسے سکولوں کے نام بتا سکتا ہوں جو کہ اس فہرست میں شامل نہیں ہیں لیکن یہ سکول وہاں پر موجود ہیں اور ان کی عمارتیں خستہ حال ہو چکی ہیں۔ ان سکولوں میں فرنیچر کا فقدان ہے۔ بچے ترپالوں کے نیچے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جواب میں پانچ گرلز سکولوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ نئی مردم شماری میں آبادی

کے لحاظ سے آج بچیوں کی ratio بہت زیادہ نکلتی ہے۔ کیا محکمہ یونین کونسل کی سطح پر بچیوں کے لئے نئے سکول بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کا محکمہ بچیوں کے لئے نئے سکولز بنانے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! نئے سکول بنانے کے لئے land کی requirement ہوتی ہے اگر community وہاں پر ہمیں land provide کرے اور محکمہ کی طرف سے بجٹ ملا تو انشاءاللہ تعالیٰ یہاں پر نئے سکول بنائے جائیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں گورنمنٹ قادر یہ پرائمری سکول کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ سکول 1972 سے کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے۔ اس سکول کی حالت انتہائی خستہ حال ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! جواب میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اس سکول کے قرب وجوار میں گورنمنٹ کی کوئی زمین موجود نہیں ہے۔ اگر وہاں موقع پر، left or right چاروں طرف گورنمنٹ کی کوئی زمین موجود ہو تو کیا وہاں پر حکومت سکول کی عمارت بنانے کے لئے تیار ہے؟ یہ سکول 1972 سے کرایہ کی عمارت میں چل رہا ہے۔ اس سکول میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کی نسبت یہ عمارت بہت چھوٹی ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری گورنمنٹ کے رقبے پر نئی عمارت بنا کر اس سکول کو وہاں پر shift کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: دیکھیں، میں آپ کو بتاؤں کہ پنجاب میں پرائمری سکولوں کی تعداد 64 ہزار ہے۔ میں نے اپنے دور حکومت میں Education Sector Reforms Programme شروع کیا تھا۔ اس پروگرام کے تحت مختلف phases کے ساتھ ہر سکول میں خصوصی طور پر بچیوں کے سکولوں میں چھت، واش رومز اور دوسری سہولیات مہیا کی جاتی تھیں۔ پہلے phase میں ہم نے واش رومز شروع کئے تھے، پھر فرنیچر اور اس کے بعد ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کو بڑھایا جانا تھا۔ اس حوالے سے حکومت پنجاب کا ورلڈ بنک کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا تھا۔ اس منصوبے کے لئے ورلڈ بنک ہمیں 0.75 فیصد شرح سود پر 100 ملین ڈالرز ہر سال دیتا تھا۔ اس منصوبے کے

تحت 2017 تک پنجاب کے سارے سکولوں میں missing facilities مہیا ہو جانی تھیں۔ اگر میاں محمد شہباز شریف میرے پروگرام کو بند نہ کرتے تو یہ منصوبہ اب تک پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہوتا۔اس پروگرام کے تحت ہم طالب علموں کو کتابیں مفت مہیا کر رہے تھے۔ جب میاں محمد شہباز شریف کی حکومت نے طالب علموں کو مفت کتابیں دینا بند کیں تو ورلڈ بنک نے کہا کہ ہم آپ کا سارا قرضہ ختم کر دیں گے۔ چنانچہ ورلڈ بنک کے pressure کی وجہ سے انہوں نے طلباء کو مفت کتابیں دینا دوبارہ شروع کر دیں۔میں نے مختلف phases کے ساتھ ان سکولوں میں missing facilities کو مہیا کرنے کا ایک head بنایا تھا اور میں نے physical survey کر کے blue book بنائی تھی اور اُس کو کمپیوٹرائز کرایا تھا جہاں سے کوئی بھی ہر مہینے دیکھ سکتا تھا کہ کیا progress ہے۔انہوں نے اُس پروگرام کو ختم کر کے بڑا ظلم کیا اور پھر بعد میں اُنہی میں سے 10 ہزار سکول اُٹھا کر پرائیویٹ سیکٹر کو offer کیا تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اللہ کرے کہ ہماری یہ حکومت اس کو اب دوبارہ سے جہاں چھوڑا تھا وہیں سے take up کرلے اور ورلڈ بنک سے بات کرے کیونکہ یہی اصل سکول ہیں اور آگے بچوں کو بڑے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بھیجنے کی بنیاد بنتے ہیں تو اگر بچے ان سکولوں میں پڑھ لکھ جائیں گے تو پورے علاقے کے لوگ تعلیم یافتہ ہو جائیں گے جس سے پورا معاشرہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ آج وزیر سکولز ایجوکیشن نہیں آئے تو میں بھی اُن سے کہوں گا کہ اس معاملے کو حکومت کے ساتھ take up کریں تاکہ ورلڈ بنک کے ساتھ وہ پروگرام دوبارہ شروع کریں۔اِدھر اُن کے Country Head بیٹھے ہوئے ہیں اُن سے بات کی جائے اور اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

انہوں نے جہاں سے وہ پروگرام بند کیا تھا اگر وہیں سے شروع ہو جائے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔مجھے پتا ہے کہ ویسے تو ان کا کچھ بھی نہیں ہونا آپ یہاں پر جتنی مرضی assurance لے لیں۔اسی طرح ہمارے حزب اختلاف کے دور میں چودھری ظہیر الدین قائد حزب اختلاف تھے تو میں نے اُن سے کہا تھا کہ اس پروگرام کو شروع کرائیں تو اُس پر assurance آجاتی تھی لیکن آگے کچھ نہیں ہوتا تھا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ نے بالکل بجا فرمایا کہ طالب علم کی بنیاد پرائمری سے شروع ہوتی ہے اور یہ بھی ایک المیہ ہے کہ آج پرائیویٹ سیکٹر نے جس طرح thrive کیا اور وہ گلی کوچوں تک چلے گئے ہیں جہاں پر غریب کا بچہ نہیں پڑھ سکتا۔ پی پی۔154 لاہور کا حلقہ بہت گنجان آباد ہے۔ ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو مرلے کے گھروں میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ بستے ہیں جن کے بچے گلی کوچوں میں کھیل کر لڑکپن گزارتے ہیں لیکن اُنہیں سکول کی تعلیم میسر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے چار سکول بتائے ہیں جن میں بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ان کی یہ رپورٹ fake ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ان چار سکولوں کی عمارت کا enhance ہونا بہت ضروری ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری یہ بتائیں گے کہ آنے والے مالی سال میں ان چار سکولوں کی عمارت کو enhance کرنے کے لئے فنڈز رکھے جائیں گے؟

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! اس کی commitment تو وزیر صاحب ہی دے سکتے ہیں البتہ پارلیمانی سیکرٹری اُنہیں message pass on کر سکتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ وزیر موصوف کو recommend کر دیں کہ ہمارے معزز ممبر نے یہ demand کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ وزیر موصوف کو recommend کر دیں گے اور کوشش کریں گے کہ آئندہ بجٹ میں ان چار سکولوں کی عمارت کو شامل کر لیا جائے۔ معزز ممبر land identify کریں اُس کے بعد وہ land محکمہ کے نام ہونی چاہئے اور اُس کے بعد یہ process شروع ہو گا۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! ویسے آپ نے یہ بڑا اچھا سوال کیا کیونکہ یہ مسئلہ صرف لاہور کا نہیں ہے اگر آپ دیہاتوں میں چلے جائیں تو وہاں اور بُرا حال ہے۔ دیہاتوں کے سرکاری سکولوں کا کچھ نہیں ہوا جس کی وجہ سے سارے بچے رُل گئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کا جو وژن اور آپ کا جو تجربہ ہے اور آپ نے خاص طور پر ایجوکیشن کے حوالے سے جو بتایا اسی طرح نہ صرف اس حکومت بلکہ پچھلی حکومت نے بھی اس میں بہت سارے کام کئے ہیں لیکن وہ کام ابھی بھی ناکافی ہیں۔

جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے گیارہ سکولوں کے لئے 19-2018 میں NSB کی مد میں 4 کروڑ، 48 لاکھ، 95 ہزار 979 روپے دیئے تھے جس میں سے انہوں نے دس سکولوں میں تقریباً 95 لاکھ روپیہ دیا اور ایک سکول میں انہوں نے تین کروڑ 58 لاکھ روپیہ دیا جبکہ یہ سکول بھی ہائی ہے اور باقی سکول بھی ہائی ہیں۔ اُن میں ایک مڈل سکول ہے، ایک پرائمری سکول ہے اور باقی تمام ہائی سکول ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اس کی وجہ بیان کریں گے کہ اس ایک ہائی سکول میں اتنا پیسا کیوں دیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! اس کی details check کر کے معزز ممبر کو بتا دیں گے اور بظاہر اس کی وجہ تو یہی ہو سکتی ہے کہ وہاں پر missing facilities زیادہ ہوں گی ورنہ ایسے تو کسی سکول کو اتنے پیسے نہیں دیئے جا سکتے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ اس پیسے کا آڈٹ کرایا گیا ہے یا اس کا آڈٹ ابھی required ہے یا ابھی pending ہے؟

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! اس تفصیل کے لئے آپ fresh question کر دیں۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2708 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

PCTB کے زیر استعمال گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***2708: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) PCTB پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں ہیں کتنی گاڑیاں کرائے پر استعمال ہو رہی ہیں ہر افسر کے استعمال میں کتنی گاڑیاں ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) PCTB کے افسران کے لئے گزشتہ دو سالوں میں خریدے گئے فرنیچر کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) PCTB میں 2015 سے 2019 تک ڈیپوٹیشن پر آنے والے افسران نے محکمہ سے کتنے قرضہ جات لئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) کل 12 گاڑیاں PCTB پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کے زیر استعمال ہیں۔ ان میں گیارہ گاڑیاں PCTB کی ملکیتی ہیں اور ایک گاڑی کرائے پر ہے۔ ہر آفیسر کے زیر استعمال ایک ایک گاڑی ہے۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں PCTB کے خریدے گئے فرنیچر:

دو عدد میز، دو عدد صوفہ سیٹ، بارہ عدد کرسیاں، دو عدد ایگزیکٹو کرسیاں۔

نوٹ: یہ فرنیچر ٹیوٹا سے خریدا گیا ہے، اس کے علاوہ دو عدد میز، چار عدد ایگزیکٹو کرسیاں، ایک عدد صوفہ سیٹ بھی خریدا گیا۔

(ج) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ میں 2015 سے 2019 تک ڈیپوٹیشن پر آنے والے افسران کے محکمہ سے لئے قرضہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

موٹر کار ایڈوانس

آفیسرز کے نام	تاریخ	پیشگی رقم (روپوں میں)
خالد محمود ٹیپو	20.05.2019	600،000
ابو بکر زبیر	20.05.2019	600،000
محمد ذوالقرنین	31.01.2019	600،000
نثار قمر	31.01.2019	000،600
افضال احمد	31.01.2019	600،000

محمد عبداللہ	31.01.2019	600،000
سید کاظم مقدس کاظمی	31.01.2019	600،000
محمد اسلم سپرا	31.01.2019	600،000
احمد سلمان	17.10.2018	600،000
محمد اقبال کھرل	05.09.2018	600،000
	ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس	
احمد سلمان	26.02.2019	471،000
محمد اقبال کھرل	30.07.2015	200،000
	ہاؤس ریپیئر ایڈوانس	
ابو بکر زبیر	20.05.2019	471،000

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایم ڈی ذوالقرنین کے استعمال میں دو گاڑیاں ہیں اور سابقہ ایم ڈی جو فوت ہو گئے تھے آٹھ ماہ تک اُن کی فیملی کے پاس بھی گاڑی موجود رہی اور ایک ایم ڈی ذوالقرنین کے ٹرانسفر ہونے کے بعد ایک گاڑی اور دو ڈرائیور وہ دو ماہ تک استعمال کرتے رہے جس کی کوئی باز پُرس نہیں تھی حتیٰ کہ ان کے چھ جونیئر ملازم ابھی تک گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں تو کیا یہ سارے حقائق درست ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! ہمارے علم میں تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے لیکن ہم check کرا لیتے ہیں اور اگر اس طرح ہوا ہے تو انشاء اللہ اُن سے سارے پیسے recover کریں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اُمید ہے کہ محترم پارلیمانی سیکرٹری یہ check کروائیں گے۔ میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ جواب میں قرضہ جات کی تفصیلات دی گئی ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈیپوٹیشن پر آنے والے لوگوں کا قرضہ لینے کا right نہیں تھا لیکن پھر بھی اُنہیں قرضہ دیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، اس میں دو طرح کے قرضہ جات ہوتے ہیں ایک ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس اور ایک موٹر کار ایڈوانس ہے محترمہ شاید اُس کی بات کر رہی ہیں۔ ویسے اُن کو یہ قرضہ جات دیئے جا سکتے ہیں کیونکہ اُنہیں legally اجازت ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری انفارمیشن یہ تھی کہ صرف ریگولر ملازمین کے لئے ہی قرضہ کی یہ سہولت موجود ہے جبکہ جواب میں قرضہ لینے والوں کی جو لسٹ دی گئی ہے اس میں ڈیپوٹیشن پر آنے والے لوگ زیادہ ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! اگر اُنہیں قرضہ دیا گیا ہے تو بالکل codal formalities پوری کر کے دیا گیا ہو گا کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے اوپر audit objection لگوا لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری in good faith بات کر رہے ہیں کہ اگر ایسا ہوا ہو گا تو ایسا ہو سکتا ہو گا۔

جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ اس کے facts سامنے آئیں۔ اس میں بہت بڑے level پر گھپلا کیا جا رہا ہے۔ میں نے اس کے اوپر کافی ریسرچ کی ہے اور وہاں پر باقاعدہ ایک مافیا ہے جو یہ کام کر رہا ہے۔ ڈیپوٹیشن پر آنے والے افسران جب چاہیں فرنیچر خرید لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس کوئی specific انفارمیشن ہے تو تحریک التوائے کار لے آئیں اور اس میں پوری انفارمیشن لکھ دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2709 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈائریکٹر کی اسامیوں اور بھرتی کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2709: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور میں ڈائریکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) وزیر اعلیٰ سے منظور شدہ ڈائریکٹرز کی بھرتی کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) PCTB بورڈ کے ہر ڈائریکٹر کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(د) 2015 سے اب تک ہر ڈائریکٹر کی بھرتی کا طریق کار اور تعلیمی قابلیت کا ریکارڈ فراہم کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ ایکٹ 2015 کی شق نمبر 3 کے تحت بورڈ پانچ مخصوص شعبہ جات پر مشتمل ہے ہر شعبہ کا انچارج ایک ڈائریکٹر ہوتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	ڈائریکٹر کریکولم	2۔	ڈائریکٹر پروڈکشن
3۔	ڈائریکٹر مسودات	4۔	ڈائریکٹر ایڈمن
5۔	ڈائریکٹر فنانس		

(ب) ڈائریکٹرز کی بھرتی کا معیار بورڈ کی 25ویں میٹنگ سے منظور شدہ ہے جس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ میں بھرتی ہونے والے ڈائریکٹرز کی تعلیمی قابلیت Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 2015 سے اب تک دو ڈائریکٹرز (ڈائریکٹر کریکولم، ڈائریکٹر مسودات) بورڈ میں بھرتی کئے گئے جن کی بھرتی بذریعہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد عمل میں لائی گئی۔ ڈائریکٹر مسودات 2018 میں استعفیٰ دے کر بورڈ کی نوکری چھوڑ کر چلے گئے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس وقت بورڈ میں ڈائریکٹر (کریکولم) اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں جن کی تعلیمی اسناد کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان دو کے علاوہ 2015 سے اب تک باقی تمام ڈائریکٹر ز کی پوسٹنگ بذریعہ ڈیپوٹیشن ہوئی، تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال ڈائریکٹرز کی تعلیمی قابلیت سے متعلق تھا۔ مجھے جو جواب دیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ ڈائریکٹر کریکولم، مسودات، پروڈکشن، ایڈمن اور فنانس ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان سب کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت ایم فل اور متعلقہ تجربہ تھا جبکہ ان میں سے کوئی بھی ایم فل نہیں ہے اور کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے کوئی بھی مطلوبہ تعلیمی قابلیت سے مطابقت نہیں رکھتا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے۔ ان میں سے کچھ اسامیاں ایسی تھیں جن کو advertise کیا گیا تھا لیکن اس کے بعد وہاں پر صرف دو اسامیاں پُر ہو سکیں اور ان میں سے بھی ایک کے ڈائریکٹر resign دے کر چلے گئے ان کی جگہ پر ڈیپوٹیشن پر بندہ لگایا گیا اور ایک اسامی پر ڈائریکٹر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں عرض یہ ہے کہ جو بھی through advertisement آیا ہے وہ اس اسامی کی تعلیمی قابلیت سے کم نہیں آیا۔ اگر ڈیپوٹیشن پر کوئی بندہ آیا ہے تو اس کی تعلیمی قابلیت میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! مجھے جو تفصیل دی گئی ہے اور متعلقہ documents بھی میرے پاس ہیں جو ابھی مجھے فراہم کئے گئے ہیں۔ اس میں صرف ایک جناب طاہر کے documents دیئے گئے ہیں اور وہ بھی صرف Master ہی ہیں۔

جناب سپیکر! میری معلومات کے مطابق ڈائریکٹر کریکولم اور ڈائریکٹر پروڈکشن کی تعلیم صرف ایم اے ہے، ڈائریکٹر مسودات ایم ایس سی ہیں اور ڈائریکٹر ایڈمن بھی ایم اے ہیں جبکہ رولز کے مطابق ان کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت ایم فل ہی تھی لیکن ان میں سے ایک بھی ایم فل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ ان کی appointments کب ہوئی تھی؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں detail نہیں دی۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر کوئی ڈیپوٹیشن پر آیا ہے تو باقی اسامیاں کیوں پُر نہیں ہوئیں۔ آج کل تو ماشاء اللہ مارکیٹ ایم فل اور پڑھے لکھے لوگوں سے بھری پڑی ہے۔ ہمیں ایسی کیا urgency تھی کہ ہم نے ایک بھی ایم فل ڈائریکٹر نہیں رکھا اور سارے masters رکھ لئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! معزز ممبر جن ڈائریکٹرز کی بات کر رہی ہیں یہ ایل ایل بی، بی ایس سی ہیں۔ ان سے پہلے جو کام کر رہے تھے وہ صرف master تھے۔ اب اس وقت جو کام کر رہے ہیں وہ ایل ایل بی بھی ہیں اور master بھی ہیں۔ یہ ڈیپوٹیشن پر آئے ہیں جب بھی ہم ان پر ریگولر ڈائریکٹر لگائیں گے تو وہ through advertisement آئیں گے اور کوالیفکیشن کے مطابق آئیں گے۔ ہم انہیں کوالیفکیشن کے بغیر یہاں نہیں آنے دیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا صرف ایک معصومانہ سا سوال ہے۔۔

جناب سپیکر: جی، جواب آگیا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع بھونی میں بجلی کی عدم ترسیل سے متعلقہ تفصیلات

*1778: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع بھونی ضلع ساہیوال میں جولائی 2017 میں حکومت پنجاب کی جانب سے بذریعہ ایمس کوڈ 39120807 کے تحت منظور کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا میں تاحال بجلی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول کی بلڈنگ دو کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل ہے جو کہ انتہائی مخدوش حالت میں ہیں کسی بھی وقت گر سکتے ہیں اور محکمہ بلڈنگ نے اس کو disapproved for quality قرار دیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت فی الفور سکول ہذا میں بجلی کی سہولت فراہم کرنے اور بلڈنگ کی حالت کو درست بنانے اور وہاں پر دیگر سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع بھونی ضلع ساہیوال میں جولائی 2017 میں حکومت پنجاب کی جانب سے بذریعہ ایمس کوڈ 39120807 کے تحت منظور کیا گیا۔

(ب) درست ہے۔ تاحال سکول ہذا میں بجلی کی سہولت نہ ہے سکول آبادی سے فاصلے پر واقع ہے جہاں ٹرانسمیشن لائن نہ ہے اور عارضی طور پر سکول کو بجلی فراہم کر دی جائے گی۔

(ج) درست ہے۔ سکول ہذا کی بلڈنگ دو کمروں اور بر آمدہ پر مشتمل ہے جو کہ خستہ حال ہے۔ کمروں اور ان کی کھڑکیوں کو مرمت کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں محکمہ تعمیرات کو تحریر کیا گیا ہے کہ وہ اس کے رف کاسٹ ایسٹیمیٹ تیار کرے۔

(د) اس سلسلہ میں حکومت سکول ہذا کے لئے سال 20۔2019 کے بجٹ میں فنڈ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اور فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ بالا تمام کام مکمل کر لئے جائیں گے۔

قصور: گورنمنٹ پرائمری سکول جامعہ قدوسیہ
اور حویلی رسول خان میں بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*2128: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن (ضلع قصور) میں 32 سال پرانا سکول کملے خان سڑک پر واقع ہے جس کی چاردیواری، کلاس روم اور بیت الخلاء نہ ہے جبکہ محکمہ کے نام دو کنال 13 مرلے اراضی ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ خاص کر پی پی۔176 قصور کے متعدد سکول بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں جو کہ مسجد اور مدرسوں میں قائم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول جامعہ قدوسیہ اور گونمنٹ پرائمری سکول حویلی رسول خان وغیرہ میں بھی سینکڑوں بچے کھلے آسمان تلے تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا حکومت درج بالا سکولوں کی بنیادی سہولیات عمارات، چاردیواری اور بیت الخلاء بنانے اور پی پی۔176 کے تمام سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی کملے خان میں اس وقت 46 بچے زیر تعلیم ہیں سکول کی دستیاب اراضی دو کنال 13 مرلے پر سکول بلڈنگ کا کام جاری ہے جس میں چاردیواری، بیت الخلاء کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جا رہا ہے فی الوقت بلڈنگ زیر تعمیر

ہونے کی وجہ سے بچے بالمقابل گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حویلی کملے خان میں زیرِ تعلیم ہیں جہاں پر تمام بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔ بلڈنگ مکمل ہونے پر طلباء کو دوبارہ متعلقہ سکول بلڈنگ میں شفٹ کر دیا جائے گا۔

(ب) پی پی۔176 سے منسلک تمام سکولز میں تمام بنیادی سہولیات دستیاب ہیں اور صرف دو سکولز (گورنمنٹ پرائمری سکول باغ سنگھ والا اور گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹ حاکم علی) مسجد و مدرسہ میں قائم ہیں جہاں پر فرنیچر اور دیگر بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔

(ج) گورنمنٹ پرائمری سکول جامعہ قدوسیہ مدرسہ میں چل رہا ہے جو کہ 1983 سے اسی جگہ پر چل رہا ہے سکول میں اس وقت سات اساتذہ کرام تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور 166 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں مدرسہ ہذا کی انتظامیہ نے مدرسہ کی بلڈنگ استعمال کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ جہاں پر تمام بنیادی سہولیات دستیاب ہیں اور گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی رسول خان میں اس وقت تین اساتذہ کرام تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور 66 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں سکول اس وقت کمیونٹی کی طرف سے فراہم کردہ بلڈنگ میں کام کر رہا ہے جہاں پر طلباء کو تمام بنیادی سہولیات دستیاب ہیں 2018 میں کمیونٹی کی طرف سے سکول کے لئے ایک کنال، ایک مرلہ اراضی مختص کی گئی سکول بلڈنگ کی تعمیر کے لئے سکول کی مختص اراضی کو ADP 2019-20 کی تعمیراتی سکیم میں شامل کر دیا گیا ہے۔

(د) درج بالا پانچ سکولز (گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی کملے خان، گورنمنٹ پرائمری سکول باغ سنگھ والا، گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹ حاکم علی، گورنمنٹ پرائمری سکول جامعہ قدوسیہ اور گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی رسول خان) میں سے ایک سکول گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی کملے خان میں تعمیراتی کام جاری ہے اور گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی رسول خان کو ADP 2019-20 کی تعمیراتی سکیم میں شامل کیا گیا ہے جبکہ گورنمنٹ پرائمری سکول جامعہ قدوسیہ مدرسہ مذکور تمام سہولیات کے ساتھ چل رہا ہے۔ باقی جن سکولز میں کمی پیشی ہے حکومت پنجاب سکولز ایجوکیشن

ڈیپارٹمنٹ 2019-20 ADP تعمیراتی سکیم کے تحت ان سکولز میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع راولپنڈی: تحصیل کہوٹہ میں سکولز کی بندش یا تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

*2347: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مالی سال 2017-18 اور 2018-19 میں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں کتنے سکولوں (پرائمری، مڈل اور ہائی) کو بند یا تبدیل (Merge) کیا گیا ہے اور سکول کی بندش یا تبدیلی کے حوالے سے محکمہ کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

تحصیل کہوٹہ میں مالی سال 2017۔18 اور مالی سال 2018۔19 کے دوران کوئی بھی مردانہ و زنانہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکول بند یا تبدیل نہیں کیا گیا جبکہ 2018۔19 میں ایک سکول کو بند کیا گیا ہے جو کہ طلباء کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے بند ہوا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے: سکول کا نام: گورنمنٹ پرائمری سکول کرلی نڑھ تحصیل کہوٹہ ایمس کوڈ: 37310106

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا کتابوں
کی تیاری اور سلیبس میں تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

*2371: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کون کون سی جماعت کے لئے کتابیں تیار کرواتا ہے؟

(ب) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کتنے سال بعد سلیبس کو دوبارہ مرتب کرواتا ہے؟

(ج) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے پانچویں، آٹھویں اور میٹرک کی کلاسوں کے لئے آخری مرتبہ سلیبس میں کب تبدیلی کی؟

(د) کیا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کا کوئی شعبہ ہے اگر ہاں تو اس میں کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور جماعت ادنیٰ (کچی) یعنی Pre-One سمیت اوّل تا بارہویں جماعت تک کی لازمی و اختیاری درسی کتب تیار کرواتا ہے اور انھیں شائع کرتا ہے۔ان درسی کتب کی جماعت وار مکمل تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اٹھارہویں ترمیم سے قبل، نصاب / سلیبس مرتب کرنے کی ذمہ داری وفاقی وزارت تعلیم (کریکولم ونگ) اسلام آباد کی تھی۔ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ ایکٹ 2015 کے تحت ابتدائے بچپن کی تعلیم (Early Childhood Education) سے لے کر انٹرمیڈیٹ کی سطح تک کے نصاب کو مرتب / نظر ثانی کرنے کی ذمہ داری، اب پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور کی ہے۔نصاب / سلیبس میں تبدیلی کے لئے کوئی حتمی دورانیہ طے نہیں ہے۔بوقت ضرورت اور حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق نصاب / سلیبس میں تبدیلی کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ نے اپنے قیام 2015 سے لے کر اب تک جماعت اوّل تا جماعت دہم تک کے تمام لازمی مضامین (ماسوائے اسلامیات اور عربی) کے نصاب کو بورڈ آف گورنرز کی منظوری سے بتدریج revise کیا ہے۔

1) جماعت پنجم کا نصاب 2015 میں revise کیا گیا جس کی بنیاد پر 2015 میں درسی کتب بنائی گئی۔

2) جماعت ہشتم کا نصاب 19-2018 میں revise کیا گیا ہے جس کی بنیاد پر 20-2019 میں نئی درسی کتب بنائی جائیں گی۔ تاہم جماعت ہشتم کی موجودہ کتب قومی نصاب 2006 کے مطابق ہیں جو پہلی مرتبہ 2012 میں شائع ہوئیں۔

3) جماعت نہم و دہم کا نصاب 19-2018 میں Revise کیا گیا ہے جس کی بنیاد پر مستقبل میں نئی درسی کتب بنائی جائیں گی۔ تاہم جماعت نہم و دہم کی موجودہ کتب قومی نصاب 2006 کے مطابق ہیں جو پہلی مرتبہ 11-2010 و مابعد میں بتدریج شائع ہوئیں۔

(د) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا ادارہ ایک اعلیٰ سطحی بورڈ آف گورنرز کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے جس میں حکومت پنجاب کے چار مختلف محکموں کے سیکرٹری صاحبان، متعلقہ تعلیمی و انتظامی اداروں کے سربراہان اور تجربہ کار و ممتاز تعلیمی ماہرین شامل ہیں۔ بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین جنرل (ر) محمد اکرم خان ہیں جبکہ ادارے کی سربراہی حکومت پنجاب کے تعینات کردہ مینجنگ ڈائریکٹر کرتے ہیں۔ اس ادارے کے درج ذیل پانچ شعبے ہیں:

(i) Curriculam Wing
(ii) Manuscripts Wing
(iii) Production Wing
(iv) Administration Wing
(v) Finance Wing

ہر شعبے کا سربراہ، ڈائریکٹر ہوتا ہے۔ اس ادارے میں کوئی مخصوص ریسرچ ونگ تو نہیں ہے تاہم نصاب اور کتاب کے مواد میں تبدیلی ریسرچ کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور موجودہ صورتحال میں یہ ذمہ داری PCTB کے کریکولم ونگ اور Manuscripts Wing سرانجام دیتے ہیں۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا تعلیم کے فروغ، اہداف سے متعلقہ تفصیلات

*2372: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن تعلیم کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران فاؤنڈیشن نے تعلیم کے فروغ کے لئے کیا اہداف طے کئے تھے اور ان اہداف کو کہاں تک حاصل کیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (پیف) پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت کم وسیلہ اور سماجی و معاشی وسائل سے محروم گھرانوں کے بچوں کو مفت و معیاری تعلیم کی فراہمی کے لئے سرگرداں ہے۔ پیف کے ذریعے صوبہ پنجاب میں 2,68,5,279 طلباء و طالبات

7,684 پارٹنر سکولوں میں مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اب تک لاکھوں طلباء و طالبات پیف پارٹنر سکولوں سے تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ پیف پارٹنر سکولوں کو ماہانہ -/550 روپے پرائمری سیکشن -/600 روپے مڈل سیکشن -/900 روپے سیکنڈری لیول برائے آرٹس جبکہ سائنس مضامین کے لئے -/1100 روپے سیکنڈری لیول فی کس ہر ماہ بذریعہ بنک اکاؤنٹ فیس ایڈوانس ادا کرتی ہے۔ فاؤنڈیشن ایسے علاقوں میں سکول کھولتی ہے جہاں سکول بہت دور ہیں تاکہ بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے ان کے گھروں کے نزدیک سکول میسر آئیں۔ طلباء و طالبات کو مفت درسی کتابوں کے علاوہ اساتذہ کو جدید طرز تدریس سکھانے کے ساتھ نصاب سے متعلق تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ اساتذہ بہتر انداز سے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کر سکیں۔

اس کے علاوہ سکولوں میں انفراسٹرکچر اور انتظامی معاملات میں مسلسل بہتری کے لئے جدید طرز پر سال میں دو مرتبہ ڈیجیٹل مانیٹرنگ کا نظام مرتب کیا گیا ہے جس میں پیف کے ایم ای اوز اور آفیسرز سکولوں کا انتظامی نظام چیک کرنے کے بعد سکولوں کی بہتری کے لئے اصلاحی تجاویز بھی دیتے ہیں۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تمام طالب علموں کا ریکارڈ سٹوڈنٹ انفارمیشن سسٹم (SIS) کے ذریعے محفوظ کیا گیا ہے تاکہ سکول مالکان کو درست تعداد کے مطابق فنڈنگ کی جا سکے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اپنے وابستہ سکولوں کی تعداد میں 6,148 سے 7,486 کا اضافہ کیا جبکہ بچوں کی تعداد 1,59,5,924 سے بڑھ کر 2,68,5,279 تک پہنچ گئی۔ سکولوں اور بچوں کی تعداد میں اضافے کی سالانہ اہداف اور اہداف کے حصول کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے:

1) 14-2013 میں 3,967 سکولوں میں 1,55,5,612 بچوں کے پیف پارٹنر میں ہدف کا تعین کیا گیا جبکہ 1,59,5,924 بچے پارٹنر سکولوں میں داخل ہوئے۔

2) 2014-15 میں 6,148 سکولوں میں 1,86,6,348 بچے پارٹنر سکولوں میں داخل ہوئے جبکہ 1,66,6,998 بچوں کے پیف پارٹنر سکولوں میں ہدف کا تعین کیا گیا تھا۔

3) 2015-16 میں 7,045 سکولوں میں 2,05,2,655 بچوں کے پیف پارٹنر سکولوں میں داخلے کے ہدف کا تعین کیا گیا جبکہ 2,42,4,097 بچے پارٹنر سکولوں میں داخل ہوئے جس میں پیف میں نئے شامل ہونے والے پبلک سکول سپورٹ پروگرام کے 1,18,296 بچے شامل تھے۔

4) 2016-17 میں 7,296 سکولوں میں 2,3,50,000 بچوں کے پیف پارٹنر سکولوں میں داخلے کے ہدف کا تعین کیا گیا جبکہ 3,00,1,094 بچے پارٹنر سکولوں میں داخل ہوئے جس میں 5,05,074 بچے پبلک سکول سپورٹ پروگرام کے شامل تھے۔

5) 2017-18 میں 7,590 سکولوں میں 2,67,5,000 بچوں کے پیف پراٹنر سکولوں میں داخلے کے ہدف کا تعین کیا گیا جبکہ 2,75,1,000 بچے پارٹنر سکولوں میں داخل ہوئے جس میں پبلک سکول سپورٹ پروگرام کے بچے شامل نہیں تھے اور اس پروگرام کو حکومت پنجاب کی جانب سے الگ خود مختار بنا دیا گیا۔

رحیم یار خان: پی پی۔263 اور 264 میں سکولز
کی تعداد اور ان میں بنیادی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***2406: سید عثمان محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔263 اور 264 رحیم یار خان میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں؟

(ب) پچھلے دو سالوں کے دوران ان حلقوں کے کتنے اور کون کون سے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ج) ان میں سے کتنے سکولوں میں بنیادی سہولتیں مثلاً صاف پینے کا پانی اور ٹوائلٹ نہ ہیں؟

(د) حکومت کب تک ان سکولوں میں بنیادی عدم سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔ 63 میں 163 پرائمری، 39 مڈل اور 22 ہائی سکولز ہیں۔ اسی طرح حلقہ پی پی۔264 میں 154 پرائمری، 20 مڈل اور 19 ہائی سکولز ہیں۔

(ب) پچھلے دو سالوں کے دوران حلقہ پی پی۔263 میں مندرجہ ذیل دو سکولوں کو اپ گریڈ کرکے مڈل سے ہائی کا درجہ دیا گیا ہے:

1) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 47/P تحصیل و ضلع رحیم یار خان۔

2) گورنمنٹ ہائی سکول شاہ گڑھ تحصیل و ضلع رحیم یار خان

جبکہ اس مدت کے دوران حلقہ پی پی۔264 میں کوئی سکول اپ گریڈ نہ ہوا ہے۔

(ج) مذکورہ حلقوں کے تمام سکولوں میں بنیادی سہولیات (صاف پانی اور لیٹرین وغیرہ) موجود ہیں۔

(د) مذکورہ حلقوں کے تمام سکولوں میں بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت نیشنل تعلیمی پالیسی پر عملدرآمد کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***2469: نوابزادہ وسیم خان بادوزئی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت بنائی گئی نیشنل تعلیمی پالیسی کے تحت تعلیم کا ایک یکساں اور مربوط نظام بنایا جائے کیا اس پالیسی پر عملدرآمد کرانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں اگر ہاں تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کتابوں اور سلیبس کو نیشنل ایکشن پلان کے مطابق بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مدرسوں کا تعلیمی نظام باقی تعلیمی نظام کے ساتھ یکجا کئے جانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) اس سلسلہ میں درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں:

1) صوبہ پنجاب کے طلباء کے لئے، ابتدائے بچپن کی تعلیم (Early Childhood Education) سے لے کر انٹرمیڈیٹ کی سطح تک، جدید عصری تقاضوں سے ہم آہنگ، نئی سکیم آف سٹڈیز (Scheme of Studies) کی تیاری۔

2) ٹیکنیکل اور ووکیشنل ایجوکیشن کی اہمیت کے پیش نظر، میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کی سطح پر ٹیکنالوجی سے متعلقہ 2 نئے گروپس کی پہلی بار شمولیت۔

3) اساتذہ کرام کو نصاب سازی اور اس کے مختلف مراحل سے آگاہی اور مستقبل میں نصاب سازی اور درسی کتب کی تیاری میں ان کی بھرپور شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے، پنجاب کے مختلف اضلاع میں نصاب سے متعلقہ تربیتی ورکشاپس کا انعقاد۔

4) رٹا سسٹم (Rote Learning) سے نجات حاصل کرنے کے لئے نصاب پر مبنی امتحانات Curriculum Based Examinations کی تجویز

5) پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے فروغ کے لئے New Scheme for the Development of Textbooks کی تشکیل۔

6) آئین پاکستان کے آرٹیکل 25-A پر عملدرآمد کرتے ہوئے پنجاب کے تمام سرکاری سکولوں میں مفت لازمی تعلیم اور 41 ملین سے زائد مفت ٹیکسٹ بکس کی فراہمی۔

7) طلباء کی کردار سازی کے لئے سکولوں میں بزم ادب کے لئے نہ صرف الگ سے پیریڈز کو مختص کرنا بلکہ ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانا۔

8) سکولوں میں طلباء و طالبات کے لئے "بوائز سکاؤٹ" اور "گرلز گائیڈ" کی سرگرمیوں کا از سر نو آغاز۔

9) انٹرمیڈیٹ کی سطح پر نیشنل کیڈٹ کارپس (NCC) از سر نو آغاز۔

10) طلباء و طالبات کی راہنمائی کے لئے "راہنمائی اور کونسلنگ" کے کتابچے کی تیاری۔

(ب

1) نئی سکیم آف سٹڈیز (Scheme of Studies) کے مطابق ابتدائے بچپن کی تعلیم (Early Childhood Education) سے لے کر انٹر میڈیٹ کی سطح تک نئے اور جدید معیارات کے تناظر میں تمام لازمی مضامین کے نئے نصاب کی تیاری، تشکیل اور اپ گریڈیشن۔

2) تعلیمی اصلاحات (Reforms) کے حصول کے لئے نئے نصاب کی تشکیل۔

3) ابتدائے بچپن کی تعلیم (Early Childhood Education) کے لئے ایک سال کی بجائے دو سالہ تدریس کے لئے نصاب کی تشکیل۔

4) سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت سوم تا دہم (III-X) کے درجات کے لئے جنرل سائنس کے مضمون کی بجائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے مضمون کو متعارف کرانا۔

5) غیر مسلم طلباء کے لئے، اسلامیات کے لازمی مضمون کے متبادل Ethics & Morality کے مضمون کی آپشن کی سہولت۔

6) انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے، مڈل کی سطح پر "کمپیوٹر ایجوکیشن" اور میٹرک اور انٹر میڈیٹ کی سطح پر "کمپیوٹر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی" کے مضامین کی شمولیت اور جدید عصری تقاضوں کے مطابق ان مضامین کے نئے نصاب کی تیاری۔ علاوہ ازیں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت کے پیش نظر اس موضوع کی دیگر لازمی مضامین مثلاً اردو اور انگلش وغیرہ میں بھی شمولیت۔

7) اکیسویں صدی کے نئے اور جدید عصری رجحانات اور موضوعات Life Skill Based Education کی نصاب میں شمولیت۔

8) لازمی مضامین میں اسلامی و اخلاقی اقدار پر مبنی موضوعات کی نصاب میں شمولیت۔

9) طلباء کو اسلامی و اخلاقی اقدار سے روشناس کرانے کے لئے نصاب میں سیرت النبیؐ، صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کی اعلیٰ و پاکیزہ زندگی کے واقعات کی شمولیت۔

10) امن و امان، اتحاد و اتفاق، تحمل و برداشت، اخلاقیات، اچھی عادات، آداب معاشرت، رواداری اور انسانی رویوں میں لچک جیسے اہم موضوعات کی نصاب میں شمولیت۔

11) نصاب میں مسلم و پاکستانی مشاہیر، پاک فوج اور تحریک آزادی کشمیر کے شہدا کی کاوشوں اور کارہائے نمایاں کو اُجاگر کرنا۔

12) دنیا میں تیزی سے رونما ہونے والی تبدیلیوں کے تناظر میں، ماحولیاتی تعلیم بشمول آلودگی، پینے کا محفوظ پانی، حفظان صحت کا شعور UHIV مہلک و متعدی بیماریوں، غذا اور غذائیت وغیرہ جیسے اہم موضوعات کی نصاب میں شمولیت۔

13) متعصبانہ روّیوں کے خاتمے کے لئے، بین المذاہب ہم آہنگی اور احترام انسانیت جیسے اہم موضوعات کی نصاب میں شمولیت۔

14) بچوں کے حقوق، تحفظ اور محفوظ نشوونما کو یقینی بنانے کے لئے، نصاب میں Child Protection کے موضوعات کی شمولیت۔ علاوہ ازیں اس موضوع پر معاون اضافی تعلیمی مواد کی تیاری و اشاعت۔

15) طلباء میں سوچ بچار اور تحقیقی انداز فکر کو فروغ دینے کے لئے اور ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے نصاب میں غور و فکر پر مبنی موضوعات کی شمولیت اور سرگرمیوں کا اہتمام۔

16) صنفی توازن کے شعور کا اُجاگر کرنے کے لئے نصاب میں قومی ترقی میں خواتین کا کردار، خواتین کے حقوق و اختیارات، تحریک پاکستان میں خواتین کا کردر اور خواتین کا بااختیار بنانا جیسے اہم موضوعات کی شمولیت۔

17) نصاب میں، پینے کے لئے صاف اور محفوظ پانی، نکاسی آب اور حفظان صحت کا شعور بیدار کرنے کے لئے متعلقہ موضوعات کی شمولیت۔

18) صاف اور سرسبز پاکستان کے حصول کے لئے نصاب میں زراعت، شجرکاری کے فروغ اور اس کے ماحول پر اثرات سے متعلقہ موضوعات کی شمولیت۔

19) عالمگیر سطح پر وقوع پذیر ہونے والی موسمیاتی تبدیلیوں کا شعور اور ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے نصاب میں متعلقہ موضوعات کی شمولیت اور تعلیمی اداروں میں مہم سازی کا آغاز۔

20) سکیم آف سٹڈیز میں سپورٹس اینڈ گیمز کے حوالے سے ہر کلاس کے لئے مخصوص پیریڈز کا تعین۔

21) پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی اہمیت کے پیش نظر، سکیم آف سٹڈیز اور نصاب سازی کے عمل میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں اور NGOs کے نمائندگان کی شمولیت۔

22) شرح خواندگی(Literacy Rate)اور شرح داخلہ (Enrollment)بڑھانے کے لئے اگلے تعلیمی سال 21-2020 سے پرائمری سطح تک انگلش کے مضمون کے علاوہ تمام مضامین کی درسی کتب کی اردو زبان میں فراہمی اور تدریس کا آغاز۔

(ج) ماہرین تعلیم اور "اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان" کے عہدیداران / علما کی مشاورت سے نئی سکیم آف سٹڈیز مرتب کی گئی ہے۔ جس میں دینی مدارس کے طلباء کو نظام تعلیم کے مرکزی دھارے میں لانے کے لئے درج ذیل سفارشات اور اقدامات کئے گئے ہیں:

1) دینی مدارس کے درجہ ابتدائیہ(I-V) اور درجہ متوسط (VI-VIII)کے طلباء نئی سکیم آف سٹڈیز میں دیئے گئے لازمی مضامین پڑھیں گے۔

2) دینی مدارس کے درجہ ثانویہ عامہ (IX-X)کے طلباء نئی سکیم آف سٹڈیز کے مطابقHumanities گروپ کا حصہ ہوں گے۔ تاہم مضامین کے ساتھ دیگر دو اختیاری مضامین کے متبادل کے طور پر "القرآن" اور "عقائد، فقہ اور منطق" کے مضامین پڑھیں گے۔

3) دینی مدارس کے درجہ ثانویہ خاصہ (XI-XII)کے طلباء نئی سکیم آف سٹڈیز کے مطابق General & Humanities گروپ کا حصہ ہوں گے۔ تاہم وہ لازمی مضامین کے ساتھ دیگر تین اختیاری مضامین کے متبادل کے طور پر "حدیث واصول حدیث"، "فقہ واصول فقہ" اور "عربی ادب" کے مضامین پڑھیں گے۔

4) نئی سکیم آف سٹڈیز کے لازمی مضامین کی تدریس پر، "اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان" کے تمام جملہ امتحانی اداروں کی اسناد برائے درجات ابتدائیہ، متوسط، ثانویہ عامہ اور ثانویہ خاصہ کو بالترتیب پرائمری، مڈل، میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے مساوی شمار کیا جائے گا۔

5) دینی مدارس کے طلباء کو وزیر اعلیٰ کے پروگرام برائے تعلیمی اصلاحات کے تحت مفت درسی کتب فراہم کی جائیں گی۔

6) دیگر تعلیمی اداروں کی طرح، دینی مدارس میں بھی سائنس اور کمپیوٹر لیبارٹریوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکولز کی رجسٹریشن کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

2535*: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کا کیا طریق کار اپنایا گیا ہے؟

(ب) پرائیویٹ سکول کی رجسٹریشن کے لئے کن شرائط پر پورا اترنا ہوتا ہے نیز شرائط کے طریق کار اس کی سالانہ یا ماہانہ کتنی فیس مقرر کی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) جو پرائیویٹ سکول رجسٹریشن نہیں کراتے یا رجسٹریشن کے طریق کار پر پورا نہیں اترتے وہ کئی سالوں تک بغیر رجسٹریشن کے چلتے رہتے ہیں نیز جو رجسٹریشن کی شرائط پر پورا نہیں اترتے اور وہ کام کر رہے ہوتے ہیں ایسے پرائیویٹ سکولوں کے خلاف محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے؟

(د) چھوٹی چھوٹی عمارتوں میں چلنے والے سکولوں کی رجسٹریشن کیسے ہو جاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع لاہور کے پرائیویٹ سکولز پنجاب پرائیویٹ انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس 1984 ترمیم شدہ ایکٹ 2017 کے تحت رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں جن میں درج ذیل دستاویزات منسلک کی جاتی ہیں:۔

1۔ درخواست بنام رجسٹرنگ اتھارٹی
2۔ مجوزہ فیس
3۔ بلڈنگ فٹنس سرٹیفکیٹ
4۔ ہائی جینک سرٹیفکیٹ
5۔ ویری فکیشن فیس
6۔ رجسٹری یا کرایہ نامہ
7۔ نقشہ بلڈنگ
8۔ سکول پرنسپل کی طرف سے بیان حلفی
9۔ پراسپیکٹس یا ایڈمشن فارم
10۔ شناختی کارڈ
11۔ اساتذہ کے تقررنامے اور ان کی ڈگریز

(ب) ضلع لاہور کے پرائیویٹ سکولز پنجاب پرائیویٹ انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس 1984 ترمیم شدہ ایکٹ 2017 کے تحت رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں جن کی شرائط درج ذیل ہیں:

1-	درخواست بنام رجسٹرنگ اتھارٹی	2-	مجوزہ فیس
3-	بلڈنگ فٹنس سرٹیفکیٹ	4-	ہائی جینک سرٹیفکیٹ
5-	ویری فکیشن فیس	6-	رجسٹری یا کرایہ نامہ
7-	نقشہ بلڈنگ	8-	سکول پرنسپل کی طرف سے بیان حلفی
9-	پراسپیکٹس یا ایڈمشن فارم	10-	شناختی کارڈ
11-	اساتذہ کے تقررنامے اور ان کی ڈگریز		

اس کے بعد تین رکنی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جو کہ سکول کا معائنہ کرتی ہے اور اپنی سفارشات رجسٹرنگ اتھارٹی کو پیش کرتی ہے۔ رجسٹرنگ اتھارٹی کا اجلاس مہینے میں دو بار ہوتا ہے اور یہ تمام کیس اجلاس میں رکھے جاتے ہیں۔ اجلاس کی سربراہی ڈپٹی کمشنر لاہور کرتے ہیں۔ اجلاس میں جو کیسز منظور ہوتے ہیں ان کو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ نیز ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول کی رجسٹریشن فیس۔/7000 روپے ہے اور سالانہ انسپکشن فیس پانچ سال کے لئے۔/5000 روپے ہے جبکہ مڈل اور پرائمری سکول کی رجسٹریشن فیس۔/5000 روپے ہے اور سالانہ انسپکشن فیس 5 سال کے لئے۔/2500 روپے مقرر ہے۔

(ج) ایسے پرائیویٹ سکول جو رجسٹریشن نہیں کرواتے ان کو شوکاز نوٹس جاری کئے جاتے ہیں نیز 2019-12-21 کو پبلک نوٹس ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے اخباروں میں دیا گیا ہے کہ تمام سکولز جو کہ غیر رجسٹرڈ چل رہے ہیں وہ 15 دن کے اندر اپنی درخواستیں جمع کروائیں بصورت دیگر پنجاب پرائیویٹ انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس 1984 ترمیم شدہ ایکٹ 2017 کے تحت جرمانے کئے جائیں گے۔

(د) پنجاب پرائیویٹ انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس 1984 ترمیم شدہ ایکٹ 2017 میں رقبہ متعین نہیں ہے جبکہ حالیہ دور میں پرائمری / مڈل سکول کے لئے دس مرلہ کی زمین درکار ہوتی ہے اور ہائی سکول کے لئے ایک کنال جگہ درکار کی جاتی ہے۔

سرکاری اور نجی سکولوں میں یکساں نصاب تعلیم سے متعلقہ تفصیلات

*2552: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام نجی سکول حکومت کی طرف سے سرکاری سکولوں میں رائج تعلیمی نصاب پڑھانے کے پابند ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بڑے بڑے نجی سکول سرکاری تعلیمی نصاب میں ازخود ترمیم کر کے اپنے تعلیمی اداروں میں پڑھا رہے ہیں جس سے نوجوان نسل تباہ ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نجی تعلیمی اداروں میں شیشہ کیفے کھلے ہوتے ہیں جس سے نئی نسل سنورنے کی بجائے تباہ ہو رہی ہے؟

(د) اگر مذکورہ بالا تمام حقائق درست ہیں تو ان نجی سکولوں کے خلاف محکمہ یا حکومت نے کیا ایکشن لیا کتنے سکولوں کے خلاف کارروائی کی حقائق سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) مروجہ قوانین کے تحت نجی سکول حکومت کی طرف سے سرکاری سکولوں میں رائج تعلیمی نصاب پڑھانے کے پابند نہیں ہیں تاہم پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ ایکٹ 2015 کی شق 10(1) کے تحت کوئی بھی شخص بورڈ کی منظوری کے بغیر کسی بھی تعلیمی ادارے میں کوئی نصابی کتاب وغیرہ نہیں لگوا / لگا سکتا۔

(ب) ایسا درست نہ ہے البتہ کسی پرائیویٹ سکول کی جانب سے سرکاری تعلیم نصاب میں ازخود ترمیم کرنے کی صورت میں نشاندہی وشکایات متعلقہ ضلع کی رجسٹریشن اتھارٹی کو درج کروائی جاسکتی ہیں جو کہ قانون کے مطابق خلاف ورزی کرنے والے پرائیویٹ سکولز کے خلاف کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے کسی بھی پرائیویٹ سکول میں شیشہ کیفے موجود نہ ہے۔

(د) مذکورہ بالا حقائق درست نہ ہیں۔

شرقپور کے سرکاری سکولوں میں کتابوں کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*2567: **میاں جلیل احمد:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شرقپور شریف کے سرکاری سکولوں میں سرکاری کتابوں کی فراہمی اب تک کیوں نہیں ہوسکی؟

(ب) مذکورہ علاقے میں کل کتنے سکول ہیں جن میں فراہمی مکمل طور پر ہو چکی ہے؟

(ج) کتنے سکولوں میں فراہمی مکمل نہیں ہو پائی؟

(د) مجوزہ فراہمی گرمیوں کی چھٹیوں سے پہلے مکمل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی ایم آئی یو۔پی ای ایس آر پی نے تعلیمی سال 2019 کے لئے تحصیل شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ کے سرکاری سکولوں کی کلاس کچی تا دہم کے طلباء کے لئے 58,410 کتب مارچ 2019 میں فراہم کیں۔

(ب) سکول انفارمیشن سسٹم (SIS) کے مطابق پی ایم آئی یو۔ پی ای ایس آر پی نے تحصیل شرقپور شریف کے 135 سرکاری سکولوں کو کتابیں فراہم کیں۔

(ج) تحصیل شرقپور شریف کے تمام سکولوں میں کتب فراہم کی گئیں۔

(د) سرکاری سکولوں میں مزید داخلے میں اضافہ کی وجہ سے پی ایم آئی یو۔پی ای ایس آر پی نے 87,770 مزید کتب ضلع شیخوپورہ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے) کے حوالے 10۔اگست 2019 کو کر دی ہیں۔کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ اضافی کتب گرمیوں کی چھٹیاں ختم ہونے سے پہلے فراہم کر دی گئی ہیں۔ان کتب کی تحصیل شرقپور شریف کے سکولوں میں فراہمی چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے) کی ذمہ داری ہے۔

تحصیل بھلوال میں گرلز و بوائز،
پرائمری، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*2735: **جناب یاسر ظفر سندھو:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال میں کتنے گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے حکومت کا کیا معیار ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) بھلوال تحصیل کے کتنے اور کون کون سے بوائز و گرلز سکولز حکومت کے معیار یا طریق کار پر پورا اترتے ہیں؟

(د) حکومتی معیار پر پورا اترنے والے سکولوں کو کب تک اپ گریڈ کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل بھلوال میں سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) پرائمری سکول: گرلز 70 بوائز 71 (ii) مڈل سکول: گرلز 23 بوائز 9

(iii) ہائی سکول: گرلز 12 بوائز 10 (iv) ہائر سیکنڈری سکول: گرلز 2 بوائز 1

تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ معیار کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل بھلوال میں اس وقت ایسے دس گرلز پرائمری سے مڈل، 14 بوائز پرائمری سے مڈل، اُنیس گرلز مڈل سے ہائی اور سات بوائز مڈل سے ہائی سکول ہیں جو حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ معیار پر پورا اترتے ہیں جن کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول کوئی نہ ہے۔

(د) حکومت کی جانب سے فنڈز کی فراہمی پر سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول
عادل گڑھ کمپیوٹر لیب اور ٹیچرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2741: **جناب بلال فاروق تارڑ**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا گورنمنٹ گرلز ہائی سکول عادل گڑھ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں کمپیوٹر لیب قائم ہے؟

(ب) اس لیب میں کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے کتنے ٹیچر تعینات ہیں اور ان کی تقرری کب ہوئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جی، ہاں! قائم ہے۔

(ب) کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے فی الحال کوئی استاد نہ ہے۔اس سیٹ کی SNE 2019 میں منظور ہو کر آئی ہے۔اس کے لئے کمپیوٹر ٹیچر کی سیٹ خالی ہے۔

فیصل آباد میں پرائیویٹ رجسٹرڈ سکولز
کی تعداد اور رجسٹریشن کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2746: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنے سکولز پرائیویٹ جو کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن سے رجسٹرڈ ہیں، چل رہے ہیں؟

(ب) فیصل آباد شہر کی حدود میں چلنے والے سکولوں کے نام، جگہ مع مالکان کے نام بتائیں؟

(ج) پرائیویٹ سکول کی رجسٹریشن کا طریق کار اور معیار کیا ہے؟

(د) کتنے سکول حکومت کے طریق کار اور معیار پر پورا اترتے ہیں؟

(ہ) کیا تمام پرائیویٹ سکولوں میں کھیل کے گراؤنڈ موجود ہیں؟

(و) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان پرائیویٹ سکولوں کی اپنی بک شاپس ہیں جن پر بازار سے مہنگی کتابیں، کاپیاں اور دیگر اشیاء فروخت کی جاتی ہیں حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) فیصل آباد میں 5108 پرائیوٹ سکولز جو کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن فیصل آباد سے رجسٹرڈ ہیں، چل رہے ہیں۔

(ب) فیصل آباد شہر کی حدود میں چلنے والے پرائیویٹ سکولز کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پرائیویٹ سکول کی رجسٹریشن کا Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پرائیویٹ سکول کی رجسٹریشن کے لئے سکول مالکان مجوزہ پروفارمہ Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پر سکول سے متعلقہ معلومات پر کر کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی) کے دفتر میں جمع کرواتے ہیں جہاں سے درخواست انسپکشن کمیٹی کو بھیج دی جاتی ہے انسپکشن کمیٹی کی رپوٹ میں سکول کے متعلق سفارشات کا جائزہ لینے اور ڈسٹرکٹ رجسٹرنگ اتھارٹی سے منظوری کے بعد سکول رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔

(د) رجسٹرڈ پرائیوٹ سکولز حکومت کے طریق کار اور معیار پر پورا اترتے ہیں کیونکہ رجسٹریشن سے پہلے انسپکشن کمیٹی سکول کا معائنہ کرتی ہے اور انسپکشن کمیٹی کی رپوٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے سکولز کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے لیکن کھیل کے گراؤنڈ صرف چند سکولز کے پاس موجود ہیں۔

(ہ) جی، نہیں۔ صرف چند سکولز میں کھیل کے گراؤنڈ موجود ہیں۔

(و) پرائیویٹ سکولز میں بک شاپس چلانے پر پابندی ہے خلاف ورزی کرنے والے سکولز کے مالکان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے لیکن کاپیوں اور دیگر اشیاء کی قیمت کے تعین کے بارے میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی فیصل آباد کے پاس کوئی اختیار نہ ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔266 میں پرائمری، مڈل، ہائی گرلز اور بوائز سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***2774: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی گرلز / بوائز سکولز ہیں؟

(ب) کیا ان سکولوں میں بنیادی سہولیات میسر ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنے سکولز کی چار دیواری مکمل ہے اور کتنے سکولز چار دیواری سے محروم ہیں؟

(د) پی پی۔266 کے کتنے سکولز میں پینے کا صاف پانی دستیاب نہ ہے؟

(ہ) جن سکولوں میں مندرجہ بالا سہولیات نہ ہیں حکومت کب تک ان سکولوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(و) پی پی۔266 رحیم یار خان میں پچھلے دو سالوں میں کتنے سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا ہے سکولز وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں پرائمری، مڈل اور ہائی بوائز / گرلز سکولز کی تفصیل درج ذیل ہے:

	پرائمری سکول	مڈل سکول	ہائی سکول	کل سکولز
بوائز	87	13	08	108
گرلز	64	04	03	91
کل تعداد	151	17	11	199

(ب) حلقہ پی پی۔266 رحیم یارخان کے پانچ گرلز پرائمری سکولوں میں جزوی طور پر چار دیواری نہ ہے تاہم حلقہ کے باقی تمام سکولز میں بنیادی سہولیات میسر ہیں۔ پانچ سکولوں کی لسٹAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔266رحیم یارخان کے 194 سکولوں کی چار دیواری مکمل ہے۔ تاہم پانچ گرلز پرائمری سکولوں میں جزوی طور پر چار دیواری نہ ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔266رحیم یارخان کے تمام سکولز میں پینے کا صاف پانی دستیاب ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔266 رحیم یارخان کے جن پانچ گرلز پرائمری سکولوں میں جزوی طور پر چار دیواری میسر نہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے فنڈز کی فراہمی پر ان سکولوں میں چار دیواری کی سہولت فراہم کر دی جائے گی۔

(و) حلقہ پی پی۔266 رحیم یارخان میں گزشتہ دو سالوں میں صرف گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر186/P تحصیل صادق آباد کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول درجہ دیا گیا ہے۔

صوبہ میں سرکاری سکولوں میں سولر پینل سسٹم کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

***2909: محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے سرکاری سکولوں کو سولر پر منتقل کرنے کے لئے اب کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) اس منصوبہ پر کتنے اخراجات آئیں گے نیز کیا حکومت صوبہ بھر کی لائبریریز کو بھی سولر پر منتقل کرنا چاہتی ہے؟

(ج) یہ منصوبہ صوبہ بھر کے کتنے اضلاع میں مؤثر ہو گا؟

وزیر سکولزایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حکومت پنجاب اس وقت جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں 10861 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے اور22۔اکتوبر2019تک 4605 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کر دیا گیا ہے۔

مزید برآں حکومت پنجاب دیگر 4200 سکولوں کو بھی شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ جو بہت جلد شروع ہو جائے گا۔

(ب) اس منصوبے کو مکمل کرنے کے لئے -/USD38,517,197 کا خرچہ آئے گا جس میں دو سال کی آپریشن اینڈ مینٹیننس کاسٹ بھی شامل ہو گی۔ صوبہ بھر کی لائبریریز کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کے لئے مستقبل میں کوئی تجویز زیر غور لائی جا سکتی ہے۔

(ج) یہ منصوبہ صوبہ بھر کے تمام 36 اضلاع پر مؤثر ہو گا۔

سرگودھا: تحصیل بھلوال موضع سالم میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول میں طالبات کی تعداد اور سکول کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2936: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال موضع سالم (سرگودھا) میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کلاس وار بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موضع سالم میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نہ ہے؟

(ج) ایلیمنٹری سکول میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت اس سکول کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول سالم کی کلاس وار تعداد طالبات

کچی	46
اول	60
دوئم	61
سوئم	68
چہارم	56
پنجم	58

ششم	80
ہفتم	54
ہشتم	46
میزان	529

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول سالم میں طالبات کے لئے تمام بنیادی سہولیات موجود ہیں۔ مسنگ فیسلٹیز نہ ہیں۔

(د) فنڈز دستیاب ہونے پر حکومت کو سکول کی اپ گریڈیشن کے لئے سفارش کر دی جائے گی۔

فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول
چک نمبر 509 گ ب ماموں کانجن بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3018: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 509 گ ب ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں چھٹی کلاس سے بارہویں کلاس تک طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) محکمہ کے معیار کے مطابق طالبات کے لئے کتنے کلاس رومز موجود ہیں؟

(ج) اگر کلاس رومز کی کم ہیں تو محکمہ کب تک یہ کلاس رومز تعمیر کرے گا مدت کا تعین کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) مذکورہ سکول میں چھٹی کلاس سے بارہویں کلاس تک طالبات کی تعداد 2157 ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں کلاس رومز کی تعداد 23 ہے۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ کے معیار کے مطابق موجودہ طالبات کے لئے کلاس رومز کی تعداد کم ہے۔ مزید 18 کلاس رومز درکار ہیں۔ جن کا تخمینہ لاگت تقریباً 23.200 ملین ہے۔ اگر صوبائی حکومت 20-2019 میں فنڈز مہیا کر دے تو 6 ماہ کی مدت میں کلاس رومز تعمیر ہو جائیں گے۔ فنڈز کی ڈیمانڈ کے لئے محکمہ تعلیم پنجاب کو بذریعہ چٹھی نمبری

12338 مورخہ 24.12.2019 ارسال کر دی گئی ہے جس کی تفصیل Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ میں بوائز اور گرلز ایلیمنٹری سکولز کی تعداد اور تعینات اساتذہ سے متعلقہ تفصیلات

***3027: محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ضلع میں سرکاری ایلیمنٹری سکولز (بوائز و گرلز) کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں کتنے اساتذہ پی ایچ ڈی سائنس اور پی ایچ ڈی دیگر مضامین میں ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان سکولوں میں حال ہی میں جو اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں وہ پی ایچ ڈی ہیں مگر ان کو ان کے رہائشی علاقہ جات کی بجائے دورافتادہ سکولوں میں تعینات کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن خاتون ٹیچر کو ان کے گھر سے دور دراز کے سکولوں میں تعینات کیا گیا ہے ان کو سکول آنے اور سکول سے واپس گھر جانے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت دور دراز کے سکولوں میں تعینات ٹیچر کو ان کے گھروں کے نزدیک خالی سیٹوں پر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول کی تعداد 118

گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کی تعداد 192

(ب) بوائز اور گرلز ایلیمنٹری سکولز میں پی ایچ ڈی اساتذہ کی تعداد ایک ہے اور یہ پی ایچ ڈی (اُردو) ہے۔

(ج) درست نہیں ہے۔

(د) درست نہیں ہے۔

(ہ) جی، ہاں! ہر ٹیچر کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ خود E-Transfer کے ذریعے اپنی ٹرانسفر اپنے گھر کے نزدیک کروا سکتا ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ صغیر شاہین سکول کھیالی
کی عمارت میں شام کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3030: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ صغیر شاہین سکول کھیالی گوجرانوالہ کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے اس سکول کا رقبہ کتنا ہے اس میں طالب علموں کی تعداد کتنی ہے کلاس وار تفصیل دی جائے؟

(ب) اس کے پرائمری حصہ میں کلاس وار طالب علموں اور اساتذہ کی تعداد کتنی ہے پرائمری حصہ میں تعینات ٹیچرز میں کتنی پی ایچ ڈی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سکول کے پرائمری حصہ میں طالب علموں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے اس سکول میں شام کی شفٹ شروع کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا؟

(د) کیا اس سکول میں شام کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس سکول کی عمارت میں توسیع کرنے اور شام کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ صغیر شہید سکول کھیالی گوجرانوالہ کے نام سے دو سکول ہیں۔ ایک ایلیمنٹری سکول ہے جس کا رقبہ ایک کنال اور دو مرلہ ہے جو کہ 13 کمروں اور ایک کمپیوٹر لیب پر مشتمل ہے۔ اس سکول میں طلباء کی تعداد 700 ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کلاس	تعداد
نرسری	81
اول	68
دوئم	110
سوئم	96

چہارم	80
پنجم	91
ششم	73
ہفتم	60
ہشتم	41

دوسرا گرلز ہائی سکول ہے جس کا رقبہ پانچ کنال اور 9 مرلہ ہے جو 16 کمروں پر مشتمل ہے۔اس سکول کی طالبات کی تعداد 475 ہے۔ طالبات کی کلاس وار تعداد کی تفصیل مندرجہ ذیل دی گئی ہے:

کلاس	تعداد
ششم	113
ہفتم	79
ہشتم	82
نہم	109
دہم	92

(ب) گورنمنٹ صغیر شہید ایلیمنٹری سکول نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں طالب علموں کی تعداد 526 ہے جن کی کلاس وار تفصیل جز(الف) میں درج ہے۔ اس سکول کے پرائمری حصے میں اٹھارہ ٹیچرز تعینات ہے۔ان میں کوئی بھی پی ایچ ڈی ٹیچر موجود نہ ہے۔ گورنمنٹ صغیر شہید گرلز ہائی سکول نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں پرائمری حصہ نہ ہے۔

(ج) اس سکول کے پرائمری حصہ میں شام کی شفٹ کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں انصاف آفٹر نون سکولز سکیم کا آغاز ابھی تک نہ ہوا ہے اور نہ ہی حکومت عمارت میں فی الحال توسیع کا ارادہ رکھتی ہے۔

تعلیم کی بہتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3068: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سکولز ایجوکیشن نے صوبے میں gender mainstreaming کے حوالے سے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا کوئی gender action plan 2019-20 کے لئے تیار کیا گیا ہے اگر ہاں تو اس مقصد کے لئے کون سی سکیمز بنائی گئی ہیں؟

((ج) ان سکیمز کے لئے fund allocation کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جہاں تک gender mainstreaming کا تعلق ہے اس ضمن میں محکمہ تعلیم سکولز نے اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کی آگاہی کے لئے مندرجہ ذیل ورکشاپس کروائیں۔

ضلعی سطح کی ورکشاپس:

ضلع ملتان	12۔مارچ،2019
ضلع ڈیرہ غازی خان	13۔مارچ،2019

صوبائی سطح کی ورکشاپس:

بھوربن	27،28۔اگست،2019

(ب) پلاننگ ونگ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کوئی gender action plan تیار نہیں کیا اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی سکیم بنائی ہے۔

(ج) ان سکیمز کے لئے کوئی فنڈز ایلوکیشن نہیں کی گئی البتہ 36 اضلاع میں جاری سکیمز پر CEOs کو ہدایات جاری کی ہیں کہ ترقیاتی سکیموں میں لڑکیوں کے سکولز کو ترجیح دی جائے۔

سکولوں اور دیگر سرکاری اداروں میں منشیات کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*3082: **محترمہ شعوانہ بشیر:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں منشیات کا استعمال تیزی سے پھیل رہا ہے جس سے ہماری نوجوان نسل بُری طرح متاثر ہو رہی ہے؟

(ب) حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت نے سکولوں اور دیگر اداروں میں منشیات فروشوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے اگر ہاں تو کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور سزا دی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست نہ ہے۔ کسی بھی سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی ادارے سے منشیات کے استعمال کی شکایت وصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) حکومت اس کی روک تھام کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے۔

1) تمام سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں منشیات کی روک تھام کے لئے روزانہ کی بنیاد پر آگاہی دی جاتی ہے۔
2) طلباء و طالبات کے موبائل فون رکھنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔
3) سکولوں کے درجہ چہارم ملازمین کو سختی سے پابند کیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی غیر متعلقہ افراد کو سکول میں داخل نہ ہونے دیں۔
4) جن سکولوں میں کنٹین موجود ہے اسے روزانہ کی بنیاد پر چیک کیا جاتا ہے تاکہ وہ کوئی منشیات یا دیگر مضر صحت اشیاء کی فروخت تو نہیں کر رہے۔
5) اساتذہ کی سگریٹ نوشی پر سختی سے پابندی عائد ہے۔
6) وزٹ کرنے والے آفیسرز اپنی نگرانی میں طلباء و طالبات کی کلاسز کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

(ج) 36 اضلاع کی رپورٹ کے مطابق کسی سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں ایسا کوئی بھی واقعہ پیش نہ آیا اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

ڈیرہ غازی خان کے سکولوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*3101: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع ڈیرہ غازی خان کے کتنے سکولز میں پینے کا صاف پانی میسر ہے اور سکولوں میں صاف پانی فراہم کرنے کے لئے حکومت کا لائحہ عمل کیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

ضلع ڈیرہ غازی خان میں کل 1607 سکول ہیں۔

1123 سکولوں میں صاف پانی کا انتظام ہے۔

484 سکولوں میں پانی کڑوا ہے یا سکول میں پانی موجود نہ ہے اور صاف پانی کا انتظام سکول اپنے طور پر کرتا ہے۔ تاہم حال ہی میں کوہ سلیمان کے 130 سکول جن میں پانی کا انتظام نہ ہے ان کا سروے کروالیا گیا ہے اور ایکسیئن پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو دفتر ڈی ای اے ڈیرہ غازی خان کے مراسلہ نمبر D&P/643 مورخہ 25.01.2019 اور مراسلہ نمبر D&P/9413 مورخہ 14.11.2019 کے تحت برائے تخمینہ لاگت تحریر کیا گیا ہے۔

پرائیویٹ سکولز کا رجسٹریشن کی مد میں
بچوں سے بھاری رقوم لینے سے متعلقہ تفصیلات

*3164: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکول رجسٹریشن کی مد میں بچوں کے والدین سے بھاری رقوم لیتے ہیں؟

(ب) اس رقم کا بچے پر کیا استعمال ہوتا ہے کیا اس کو ختم کیا جاسکتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشن پروموشن اینڈ ریگولیشن آرڈیننس 1984 کی شق نمبر A-7 کے تحت پرائیویٹ سکول ایڈمیشن فیس یا سکیورٹی فیس وصول کرنے کا مجاز ہے جو کہ ایک ماہ کی ٹیوشن فیس سے زیادہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ سکول کو بچوں سے کوئی اضافی رقم موصول کرنے کی اجازت نہ ہے۔ آرڈیننس کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پرائیویٹ سکولز داخلہ فیس یا سکیورٹی فیس کے علاوہ کوئی دیگر چارجز وصول کرنے کے مجاز نہ ہیں۔ ایسی کسی قسم کی بچوں سے زائد رقم کی وصولی کی صورت میں متعلقہ

رجسٹریشن اتھارٹی کے پاس درخواست دی جاسکتی ہے جو کہ متعلقہ پرائیویٹ سکول کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

بہاولپور: پی پی۔245اور میونسپل کارپوریشن کی حدود میں قائم سکولزاوران میں سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3223: **جناب ظہیر اقبال:** کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔245 اور بہاولپور میونسپل کارپوریشن کی حدود میں کہاں کہاں گرلز وبوائز پرائمری، مڈل ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(ج) کیاان سکولوں میں بجلی، واٹر سپلائی اور دیگر بنیادی انسانی سہولیات دستیاب ہیں؟

(د) ان سکولوں کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے، تفصیل سکول وار بیان کریں؟

(ہ) حکومت ان سکولوں کی بنیادی سہولیات کب تک فراہم کرے گی؟

وزیر سکولزایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔245 اور مذکورہ کارپوریشن میں کل 64 پرائمری سکولز (بوائز29، گرلز 35)، کل 15 مڈل سکولز (بوائز7، گرلز 8) کل 30 ہائی سکولز (بوائز 13، گرلز 17) اور کل پانچ ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز دو، گرلز تین) ہیں۔ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان تمام سکولز میں تمام سہولیات موجود ہیں۔

(ج) جی، ہاں! ان تمام سکولوں میں بجلی، واٹر سپلائی اور دیگر بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

(د) ان سکولوں کی مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان تمام سکولز میں تمام بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔

گوجرانوالہ: تحصیل وزیر آباد گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ وارث میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3248: **جناب بلال فاروق تارڑ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں واقع گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ وارث میں اساتذہ اور دیگر عملے کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں واقع گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ وارث میں اساتذہ اور دیگر عملے کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

اساتذہ

ای ایس ٹی	2
پی ایس ٹی	1
میزان	3

نان ٹیچنگ

سوئپر	1
گیٹ کیپر	1
میزان	2

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ساہیوال: سرکاری بوائز و گرلز سکولز

میں درجہ چہارم کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

725: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے سرکاری بوائز و گرلز سکولز ہیں ان میں درجہ چہارم کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کیا حکومت خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ساہیوال کے کافی سکولز میں خاکروب نہ ہیں اور وہاں ٹیچرز خود صفائی کرتے ہیں یا بچوں سے صفائی کروانے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن سکولز میں صفائی ناقص ہو تو ان سکولز کے ہیڈز کو سزا دی جاتی ہے جبکہ سٹاف کی عدم دستیابی حکومت کے ذمہ ہے؟

(د) حکومت وقت بوائز و گرلز سکولز ساہیوال کو بہترین بنانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل 1158 پرائمری، مڈل اور ہائی و ہائر سیکنڈری بوائز و گرلز سکول ہیں جن میں درجہ چہارم کی 2324 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں 486 اسامیاں خالی ہیں، خالی اسامیوں کو آئندہ ہونے والی بھرتی میں پُر کر دیا جائے گا۔

(ب) ضلع ساہیوال کے تمام ہائی سکولز میں خاکروب کی اسامی موجود ہے اور وہاں وہی خاکروب کام کرتے ہیں جبکہ چند پرائمری اور مڈل سکولز میں خاکروب کی اسامی موجود ہے اور باقی سکولز میں NSB اکاؤنٹ سے خاکروب رکھے ہوئے ہیں جو سکول کی صفائی کرتے ہیں اور انہیں NSB فنڈ سے تنخواہ دی جاتی ہے۔ اساتذہ اور بچوں سے صفائی نہیں کروائی جاتی۔

(ج) حکومت پنجاب نے جو صفائی کا معیار رکھا ہے وہ پورا ہو جاتا ہے لہٰذا صفائی کے سلسلے میں کسی کو سزا نہیں دی جاتی۔

(د) ضلع ساہیوال میں گزشتہ تین سال کے دوران گورنمنٹ سکولز کو NSB کی مد میں تقریباً 92,29,98,730 روپے جاری کئے گئے جس میں فرنیچر کی کمی کو پورا کیا گیا اور اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے جز وقتی اساتذہ رکھے گئے علاوہ ازیں 18-2017 میں 665 ایجوکیٹرز، AEOs اور 28 جونیئر کلرکس (رُول A-17 کے تحت) ہائی سکولز میں بھرتی کئے گئے اور مزید بہتری کے لئے اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔

ضلع ساہیوال میں پیف کے زیر انتظام سکولز کی تعداد اور سال 2018 کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

730: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کے سرکاری و نجی سکولوں کو PEEF کے سپرد کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو ان سکولوں کے نام بتائیں جن کو اس ادارے کے سپرد کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ PEEF سکولوں کے طلباء و طالبات کے نام پر مالی امداد اور فنڈز حاصل کرتی ہے؟

(ج) طلباء و طالبات کی اعلیٰ کارکردگی پر PEEF سکالرشپ پروگرام کے تحت کتنی سکالرشپ / مالی امداد ان طالب علموں کو دی جاتی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں نیز بچوں کو تعلیم حاصل کرنے اور آگے بڑھنے کے لئے PEEF کا ادارہ کیا خدمت سر انجام دے رہا ہے اور اس کا کیا طریق کار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی امداد اور فنڈز کی رقم کا کوئی آڈٹ نہیں ہوتا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) حکومت نے اس ادارے کو سال 2018 میں کتنا فنڈ فراہم کیا ہے نیز اس ادارے نے طلباء و طالبات کو بہتر تعلیمی سہولت کے لئے کوئی نیا طریق کار متعارف کروایا ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف)

- یہ بالکل درست نہیں ہے کہ ضلع ساہیوال کے سرکاری و نجی سکولوں کو PEEF کے سپرد کیا گیا ہے اور نہ ہی PEEF کا کسی بھی ضلع کے سکولوں کے انتظامی معاملات سے کوئی تعلق ہے۔
- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (PEEF) حکومت پنجاب کا ایک ادارہ ہے اور اس ادارہ کو ایک خود مختار کمپنی کی حیثیت سے کمپنیز آرڈیننس 1984 کے سیکشن 42 کے تحت سیکورٹیز ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے ساتھ دسمبر 2008 میں رجسٹر کرایا گیا۔
- اس ادارے کے قیام کا مقصد پنجاب اور دیگر صوبوں و علاقہ جات کے ہونہار اور مستحق طلباء و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے وظائف کی صورت میں مالی معاونت فراہم کرنا ہے تاکہ ہونہار و مستحق طلباء و طالبات بہترین تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملک کی ترقی و خوشحالی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (PEEF) نے اپنے قیام سے لے کر آج تک 374,855 ہونہار و مستحق طلباء و طالبات کو وظائف فراہم کئے ہیں جن کی کل مالیت انیس ارب چالیس کروڑ روپے سے زائد ہے۔

(ب) پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (PEEF) کسی مخصوص ضلع یا سکول کے طلباء و طالبات کے نام پر مالی امداد اور فنڈز حاصل نہیں کرتا بلکہ حکومت پنجاب اور دیگر اداروں کے فراہم کردہ فنڈ / انڈومنٹ فنڈ کی آمدن سے حاصل ہونے والی رقم سے ہر سال ہزاروں طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف فراہم کرتا ہے۔

(ج)

- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (پیف) نے اپنے قیام سے لے کر آج تک 374,855 ہونہار و مستحق طلباء و طالبات کو وظائف فراہم کئے ہیں۔ ان وظائف کی کل مالیت 19۔ ارب چالیس کروڑ روپے سے زائد ہے۔
- سالانہ بنیادوں پر دیئے جانے والے وظائف کی تعداد اور مالیت Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (پیف) کے قیام کا مقصد پنجاب اور دیگر صوبوں و علاقہ جات کے ہونہار اور مستحق طلباء و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مواقع اور بہترین اداروں میں تعلیمی سہولتیں فراہم کرنا ہے تاکہ ان ہونہار و مستحق طلباء و طالبات کے والدین نے جو خواب دیکھے ہیں وہ پورے ہو سکیں اور وہ ملک کی ترقی و خوشحالی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

(د)

- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (پیف) کو حکومت اور دیگر اداروں کی طرف سے فراہم کردہ مالی امداد اور فنڈز کی رقم کا ششماہی اور سالانہ بنیادوں پر آڈٹ کروایا جاتا ہے۔
- ششماہی اور سالانہ بیرونی آڈٹ کے لئے پاکستان کی مندرجہ ذیل بہترین آڈٹ فرموں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ سال 2009 سے لے کر آج تک کروائے گئے آڈٹ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- آڈیٹر جنرل آف پنجاب بھی سالانہ بنیادوں پر پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (پیف) کے تمام شعبوں اور تقسیم کی گئی رقوم کا آڈٹ کرتا ہے، تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (PEEF) کا خود کا انٹرنل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ بھی ہر سال فراہم کے گئے وظائف اور تقسیم کی گئی رقوم کا آڈٹ کرتا ہے۔

(ہ)

- حکومت نے مالی سال 19-2018 کے دوران پیف کو 3۔ ارب روپے فراہم کئے ہیں۔
- ادارہ کا طلباء و طالبات کو تعلیمی سہولت کی فراہمی میں کوئی کردار نہیں۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد پنجاب اور دیگر صوبوں و علاقہ جات کے ہونہار اور مستحق طلباء و طالبات کو تعلیم کے حصول کے لئے وظائف کی صورت میں مالی معاونت فراہم کرنا ہے۔

صوبہ میں سرکاری سکولوں میں دوپہر کی کلاسز شروع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

791: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرکاری سکولوں میں دوپہر کی کلاسز کا اجرا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟
(ب) صوبہ بھر کے کتنے سکولوں میں دوپہر کی کلاسز شروع کی گئیں اور یہ منصوبہ کتنے اضلاع میں جاری ہے؟
(ج) کیا حکومت صوبہ بھر میں اس منصوبے کو مزید مؤثر بنانے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) Insaf Afternoon School کے تحت متعلقہ علاقوں میں تشہیری مہم چلا کر سرکاری سکولوں میں دوپہر کی کلاسز کا اجراء کیا گیا۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ان سکولوں میں ہیڈ ٹیچر، ٹیچر اور درجہ چہارم کے ملازمین کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بنیادی سہولیات پانی اور بجلی بھی فراہم کی گئی ہے۔
(ب) گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر SO(DEA)1-45/2019 مورخہ 07-05-2019 کے مطابق صوبہ بھر کے بائیس اضلاع کے انصاف آفٹر نون سکولز پروگرام کے تحت 719 سرکاری سکولز کو دوپہر کی کلاسز کے اجراء کے لئے منتخب کیا گیا جبکہ PMIU/PESRP کے نوٹیفکیشن نمبر PMIU/PESRP/INSAF/2019 مورخہ 25-10-2019 کے مطابق حتمی لسٹ کے مطابق بائیس اضلاع میں 577 سرکاری سکولز کو فائنل کیا گیا ہے۔ 36 اضلاع کی رپورٹ کے مطابق انصاف پروگرام کے تحت بائیس اضلاع کے 577 سرکاری سکولز میں دوپہر کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔
(ج) جن سکولوں میں طلباء کی تعداد بڑھ جائے وہاں طلباء کی تعداد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دوپہر کی کلاسز کا اجراء کیا جاتا ہے۔

خانیوال: ڈی پی ایس سکول جہانیاں کو پچھلے سالوں میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ رقم اور اس کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

807: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈویژنل پبلک سکول جہانیاں (خانیوال) کو سال 18۔2017 اور 19۔2018 میں کتنی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی اور کتنی رقم اس سکول کو اپنے source سے حاصل ہوئی؟

(ب) کتنی رقم اس سکول کی بلڈنگ و دفاتر کی مرمت، تزئین و آرائش اور وائٹ واش پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سے کون کون سی اشیاء کہاں کہاں سے خریدی گئی یہ خریداری کس کی اجازت سے کن کن ملازمین نے کی؟

(د) اگر ان سالوں میں سکول ہذا کا آڈٹ ہوا ہے تو اس آڈٹ رپورٹ کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج کا خصوصی آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حکومت کی طرف سے کبھی بھی کوئی رقم / گرانٹ ڈویژنل پبلک سکول جہانیاں کو موصول نہیں ہوئی۔ڈویژنل پبلک سکول جہانیاں (خانیوال) کی اپنی آمدن سال 18-2017 اور 19-2018 مندرجہ ذیل ہے:

سال	آمدن
2017-18	27633969/- روپے
2018-19	38750126/- روپے

(ب)

1) (سکول بلڈنگ، 54 رومز) اور دفاتر کی مرمت (بجلی، فرنیچر، بلڈنگ) پر خرچہ بذریعہ سکول آمدنی مندرجہ ذیل ہے:

سال 2017-18	202680 روپے
سال 2018-19	519667 روپے

2) وائٹ واش:

سال2017-18 54580روپے

سال2018-19 25000روپے

(ج)

1) سال2017-18

نیو بلڈنگ گرلز بلاک تعمیر۔16735771روپے

فرنیچر اینڈ فکسچرز(کرسیاں،الیکٹرک واٹر کولرز،فوٹو کاپی مشین،پنکھے وغیرہ)

ٹوٹل خرچہ: 1036310روپے

2) سال2018-19

نیو بلڈنگ گرلز بلاک تعمیر۔7647551روپے

فرنیچر اینڈ فکسچرز(بینچ،UPS،کلاس نام پلیٹ،الیکٹرک واٹر کولر،وغیرہ)

ٹوٹل خرچہ: 340759روپے

نوٹ: تمام اشیاء کی خریداری سکول SOP کے مطابق چیئر مین اور سیکرٹری BOG کی پیشگی منظوری کے بعدProcurement Works Committeeنے کی۔

(د) سکول کے اپنے SOP کے مطابق ہر سال اکاؤنٹنٹ چارٹرڈ رجسٹرڈ فرم سے آڈٹ کروایا جاتا ہے جو کہ سال 18-2017 تک مکمل ہو چکا ہے۔19-2018 کا آڈٹ تکمیلی مراحل میں ہے۔

(ہ) چونکہ ادارہ ہذا میں کوئی سرکاری گرانٹ استعمال نہیں ہوتی اس لئے گورنمنٹ آڈٹ نہیں کرتی۔ سکول اپنی SOP کے مطابق ہر سال اکاؤنٹنٹ چارٹرڈ فرم سے آڈٹ کرواتا ہے گورنمنٹ آڈٹ ادارہ کی SOP میں نہ ہے۔

خانیوال:ڈی پی ایس سکول جہانیاں میں
ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

808: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی پی ایس سکول جہانیاں (خانیوال) میں ٹیچنگ کیڈر کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) سکول کی عمارت کی حالت کیسی ہے کیا یہ بلڈنگ طالب علموں کے لئے کافی ہے؟

(ج) اس سکول کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے اور کس مد میں خرچ کیا گیا ہے سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا حکومت اس سکول کا کوئی سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سکول ہذا میں ٹیچنگ کیڈر کی 16 اور نان ٹیچنگ کیڈر کی ایک اسامی خالی ہے جن کی بھرتی کا عمل بذریعہ NTS تکمیلی مراحل میں ہے۔

(ب) بلڈنگ کی حالت تسلی بخش ہے تاہم ابھی مزید عمارت کی ضرورت ہے۔

(ج) گورنمنٹ کی طرف سے کبھی کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی سرکاری نمائندے کی طرف سے صوابدیدی فنڈ وصول ہوا ہے۔

(د) چونکہ ادارہ ہذا میں کوئی سرکاری گرانٹ استعمال نہیں ہوتی اس لئے گورنمنٹ آڈٹ نہیں کرتی۔ سکول اپنی SOP کے مطابق ہر سال رجسٹرڈ چارٹرڈ فرم سے آڈٹ کرواتا ہے۔ گورنمنٹ آڈٹ ادارہ کی SOP میں نہ ہے۔

خانیوال: ڈی پی ایس کالج جہانیاں کی بلڈنگ

اور سال 18-2017 اور 2019 میں شرح داخلہ سے متعلقہ تفصیلات

809: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈویژنل پبلک سکول و کالج جہانیاں (خانیوال) کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے طالب علم کلاس وار تعلیم حاصل کر رہے ہیں تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(ج) اس کالج میں سال 18-2017 اور 2019 میں کتنے طالب علم کس کس کلاس میں داخل ہوئے ان کا میرٹ کیا تھا میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ سکول کی پرنسپل کب سے تعینات ہے ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف)

1	نیو بلڈنگ گرلز بلاک	17 کمرے مع برآمدہ
2	اکیڈمک بلاک A	10 کمرے مع کوریڈور
3	اکیڈمک بلاک B	10 کمرے مع کوریڈور
4	اولڈ بلاک	17 کمرے

(ب)

کلاس پلے گروپ تا انٹر میڈیٹ **کل تعداد** = 1512

کلاس وار تعداد کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

1۔	نیا داخلہ	2017	269
2۔	نیا داخلہ	2018	278
3۔	نیا داخلہ	2019	153

(د) مذکورہ پرنسپل 2011 سے تعینات ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ درج ذیل ہے:

1. Masters in Economics and M.Ed.
2. 8Years teaching and 10 Year administrative experience.
3. Training session by TRIE institute of the Educators.
4. Principal Training by Ali Institute of Education, Lahore.
5. Achievements up to District Levels in administration:
6. District top matric result and division level position in Chief Minister Punjab competitions.

اگست 2018 تا اگست 2019 تک صوبہ میں سکولز کو سولر انرجی پراجیکٹ پر منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

810: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 15۔اگست 2018 سے 15۔ اگست 2019 تک صوبہ بھر کے کتنے سکولوں کو سولر انرجی پراجیکٹ پر منتقل کیا؟

(ب) مزید کتنے سکولوں کو سولر انرجی پراجیکٹ پر منتقل کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) اس منصوبہ پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حکومت پنجاب نے اس وقت جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں 10861 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ 15۔اگست 2018 سے 15۔اگست 2019 تک 2521 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کیا گیا تاہم اس کے بعد سے 22۔اکتوبر 2019 تک کل 4605 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کر دیا گیا ہے۔

(ب) جنوبی پنجاب میں 10861 سکولوں کے مکمل ہونے کے بعد پنجاب کے مزید 4200 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا منصوبہ بہت جلد شروع کیا جا رہا ہے۔

(ج) اور اس منصوبے پر اب تک -/USD13,710,626 لاگت کا خرچہ ہو چکا ہے۔

صوبہ کے سرکاری سکولز میں کمپیوٹر سائنس لیب کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

811: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے سرکاری سکولوں میں دو ہزار کمپیوٹر سائنس لیب کو اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) یہ منصوبہ کب مکمل ہو گا اور اس پر کتنی لاگت آئے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ پنجاب بھر کے 17 اضلاع کے سرکاری سکولوں میں ایک ہزار سائنس لیب اور ایک ہزار کمپیوٹر لیب اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔

(ب) یہ منصوبہ پنجاب کے سرکاری سکولوں میں DFID کے تعاون سے شروع کیا جارہا ہے۔ اس وقت PMIU منصوبے کی مقررہ فنڈز کی وصولی کے مراحل میں ہے۔ اس وقت 17 اضلاع میں موجودہ سرکاری سکولوں میں FAME Education کے تعاون سے سائنس اور کمپیوٹر لیب بنانے کے لئے لیب میں ضروریات کی جانچ پڑتال کی جارہی ہے۔17 اضلاع کے نام مندرجہ ذیل ہیں؟

- ڈی جی خان فیصل آباد ، گوجرانوالہ، قصور، خوشاب، لاہور، لیہ، لودھراں، منڈی بہاؤالدین، میانوالی، ملتان، اوکاڑہ، رحیم یار خان، راولپنڈی، ساہیوال، سیالکوٹ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

(ج) یہ منصوبہ مارچ 2020 تک مکمل کیا جائے گا۔ اس منصوبے کی تکمیل کے لئے DFID سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو کل 1145 ملین روپے فراہم کرے گی۔

ڈیرہ غازی خان سکولز میں ٹائلٹ کی سہولت کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

840: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع ڈیرہ غازی خان کے کتنے گرلز و بوائز سکولز میں ٹائلٹ کی سہولت میسر نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

ضلع ڈیرہ غازی خان کے تمام بوائز و گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت موجود ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے کل فرمایا تھا کہ بزنس خصوصاً سوالات pending کئے جاتے ہیں وہ دوبارہ آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وہ دوبارہ آئیں گے۔ وہ بالکل آئیں گے۔ وہ pending ہوئے تھے اس پر فیصلہ ہو گیا تھا۔ وہ انشاءاللہ دوبارہ آ جائیں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اذان ہونے سے پہلے ہم تحریک التوائے کار لے لیتے ہیں۔ پہلی تحاریک التوائے کار نمبر 14 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

جناح ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی تعمیر میں تاخیر

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" نیوز کی اشاعت مورخہ 8۔ جنوری 2020 کی خبر کے مطابق جناح ہسپتال لاہور، چھ ماہ گزر گئے میڈیکل ٹاور کی تعمیر شروع نہ ہو سکی۔ ٹاور میو ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی طرز پر بننا تھا، 6۔ ارب کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا۔

جناب سپیکر! تفصیل یہ ہے کہ جناح ہسپتال میں میڈیکل ٹاور کی تعمیر کا منصوبہ تاخیر کا شکار ہو گیا۔ چھ ماہ گزرنے کے باوجود 500 بستروں پر مشتمل میڈیکل ٹاور کی تعمیر شروع نہ ہو سکی۔ تفصیلات کے مطابق محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر نے جناح ہسپتال میں سٹیٹ آف دی آرٹ میڈیکل ٹاور بنانے کا فیصلہ کیا تھا جس کے لئے رواں سال 6۔ ارب روپے کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا۔ میڈیکل ٹاور میو ہسپتال میں قائم سرجیکل ٹاور کی طرز پر بنایا جانا تھا، جس میں شعبہ میڈیسن سے متعلقہ بیماریوں کا علاج ہونا تھا اور سی ٹی سکین، ایم آئی آر اور ایکسرے کے لئے جدید آلات نصب کئے جانے تھے۔ منصوبہ کی منظوری کے بعد یکم اگست سے کام شروع ہونا تھا لیکن محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی سستی اور نااہلی کے باعث منصوبہ کا آغاز نہ ہو سکا۔ اس حوالے سے عوام میں بڑی تشویش اور مایوسی پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ نے فرمایا ہے کہ جناح ہسپتال کے میڈیکل ٹاور کے منصوبے کو چھ ماہ گزرے ہیں اور بڑی مایوسی پھیل رہی ہے۔ ابھی تو چھ ماہ ہوئے ہیں لیکن جو دس سال آپ کی حکومت نے میو ہسپتال کا ٹاور مکمل ہو چکا تھا اس کو شروع نہیں کیا تھا وہ تو پھر سارا کام مایوس کُن تھا۔ اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ کا ابھی منسٹر صاحبہ سے جواب لیتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگر وہ نہیں ہوا، وہ غلط ہوا اور وہ ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ نے یہی کہنا تھا مجھے پتا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اب اس کو precedent بنانا ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں نے صرف یہ یاددہانی کے لئے کہا ہے۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مجھے ابھی تحریک التوائے کار کی کاپی ملی ہے۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔ میں انشاء اللہ اس کا جواب تیار کر کے لے آؤں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آجائے گا۔ اب نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے آدھ گھنٹے کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد
جناب ڈپٹی سپیکر 6 بج کر 25 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

(کوئی مسودہ قانون پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی، اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر مسودہ قانون اور مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ سب سے پہلے مسودہ قانون شیخ علاؤالدین کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا مسودہ قانون کو dispose of کیا جاتا ہے۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم 31۔ دسمبر 2019 سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرار داد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے یہ قرار داد پیش ہو چکی ہے اس پر پارلیمانی سیکرٹری سکولز ایجوکیشن حکومتی مؤقف پیش کریں گے۔

نجی تعلیمی اداروں کے یونیفارم، کتابیں اور کاپیاں بآسانی مارکیٹ میں دستیاب کروانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ قرارداد ہذا کے ضمن میں گزارش ہے Punjab Private School Education Institution Promotion and Regulation Ordinance 1984 کے تحت صوبہ بھر کے تمام پرائیویٹ تعلیمی ادارے اس بات کے پابند ہیں کہ وہ طلباء و والدین کو سکول یا کسی مخصوص دُکان سے کتابیں کاپیاں اور یونیفارم خریدنے پر مجبور نہیں کر سکتے خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ ضلع کی

رجسٹریشن اتھارٹی قانون کے مطابق کارروائی کرنے کی مجاز ہے اور کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں متعلقہ ادارے کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر! جہاں تک تمام نجی تعلیمی اداروں میں یکساں یونیفارم کاپیاں اور کتابوں کا اختیار کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں مزید گزارش ہے کہ حکومت پاکستان یکساں تعلیمی نظام رائج کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے جوں ہی اس حوالے سے حکومت کی جانب سے کوئی ہدایات موصول ہوں گی محکمہ اُن پر فوری عملدرآمد کرے گا۔ اندریں حالات مذکورہ قرارداد کو منظور کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو oppose کیا گیا ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری زیر التواء قرارداد محترمہ سبین گل خان کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اس پر اپنا موقف پیش کریں گے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری زیر التواء قرارداد جناب محمد ایوب خان کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر خزانہ نے

حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ وزیر خزانہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی زیر التواء قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر صحت نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔

صوبہ کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹر کے قیام کا مطالبہ

(۔۔۔ جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ امراض قلب کی سہولت فراہم کرنے کے لئے اس وقت مندرجہ ذیل انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی قائم ہو چکے ہیں ان میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور، چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان، فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد، راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی، وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وزیر آباد، کارڈیالوجی سنٹر BV ہسپتال بہاولپور، ان کے علاوہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اس منصوبے میں موجودہ کارڈیک بیڈز کی تعداد 40 سے بڑھا کر 77 کی جا رہی ہے۔ اسی طرح ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان کو بھی اپ گریڈ کیا گیا ہے جس میں کارڈیک بیڈز کی تعداد 24 سے بڑھا کر 64 کی گئی ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں ہی ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی 4۔ارب 26 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا جا رہا ہے جو 100 بیڈز پر مشتمل ہو گا۔

جناب سپیکر! معزز ایوان کو یہ بتایا جانا ضروری ہے کہ تمام تدریسی ہسپتالوں میں کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں۔ جہاں دل کے مریضوں کے لئے خاطر خواہ سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں حتیٰ کہ ضلع ہسپتالوں میں بھی دل کے مریضوں کے لئے ڈیپارٹمنٹس قائم ہیں جو مریض کو تسلی بخش علاج کی سہولت فراہم کر رہے ہیں۔ جہاں تک تمام اضلاع میں امراض قلب کے سنٹرز کے قیام کا تعلق ہے حکومت پنجاب feasibility اور وسائل کی دستیابی کے بعد دیگر اضلاع میں بھی کارڈیک سنٹر قائم کرنے کا منصوبہ زیر غور لائے گی لہٰذا میں اس قرارداد کو oppose کرتی ہوں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں بات کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے قرارداد کو oppose کیا ہے۔ اب اس پر ووٹنگ ہو گی۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے تو اس قرارداد کو oppose ہی نہیں کیا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے قرارداد کو oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ نے قرارداد کو oppose کیا ہے اس کے بعد ہی ووٹنگ کرائی گئی ہے۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ آسیہ امجد کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

سڑکوں پر سپیڈ بریکرز
بین الاقوامی ٹریفک قوانین کے مطابق تعمیر کرنے کا مطالبہ

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں آج بھی دنیا بھر میں مسترد شدہ road studs یا cat's eyes سپیڈ بریکرز کے طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں جو نہ صرف گاڑیوں کے ٹائرز کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں بلکہ حادثات کا موجب بھی ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سڑکوں سے ان road studs یا cat's yes کو فوری طور پر ہٹایا جائے اور گاڑیوں کی رفتار کو کم رکھنے کے لئے بین الاقوامی ٹریفک قوانین کے مطابق منظور شدہ سپیڈ بریکرز کا استعمال کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے پاکستان میں آج بھی دنیا بھر میں مسترد شدہ road studs یا cat's eyes سپیڈ بریکرز کے طور پر استعمال کئے جارہے ہیں جو نہ صرف گاڑیوں کے ٹائرز کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں بلکہ حادثات کا موجب بھی ہیں لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سڑکوں سے ان road studs یا Cat's eyes کو فوری طور پر ہٹایا جائے اور گاڑیوں کی رفتار کو کم رکھنے کے لئے بین الاقوامی ٹریفک قوانین کے مطابق منظور شدہ سپیڈ بریکرز کا استعمال کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں اور اس پر جواب دینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! اس میں گزارش ہے کہ یہ درست بات ہے کہ road studs گاڑیوں کے ٹائرز کے لئے نقصان دہ ہیں لیکن محکمہ اس پر already کام کر رہا ہے۔ جس وقت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ Cat's Eyes لگائی جائیں گی اس وقت کچھ عرصہ کے لئے تو انہوں نے کام کیا لیکن اب یہ طریق کار دنیا بھر میں متروک ہوتا جارہا ہے اس لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے بھی اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور ٹریفک قوانین کے مطابق منظور شدہ سٹیل بار یا ربڑ کے سپیڈ بریکرز لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں تمام ضلعی اداروں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ میں نے اس لئے oppose کیا ہے حکومت already اس پر کام کر رہی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں اپنی قرارداد withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد withdraw کر لی گئی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم تو اس قرارداد کے حق میں تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن محرک نے اپنی قرارداد واپس لے لی ہے۔ دوسری قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ میری اس قرارداد کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اپنی قرارداد پڑھ دیں۔

صوبہ بھر کے سکولز میں
تعینات MEAs کے کنٹریکٹ میں توسیع نہ کرنے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے سکولز میں مانیٹرنگ کے لئے تعینات MEAs کی جانب سے خواتین اساتذہ کو ہراساں کرنے کے بے شمار واقعات رونما ہو چکے ہیں اور معزز اساتذہ کی تذلیل کی جاتی ہے لہٰذا ان MEAs کے کنٹریکٹ پورے ہونے پر ان کو مزید کنٹریکٹ نہ دیا جائے۔ اساتذہ کو MEAs سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ انتھک محنت سے اپنی خدمات سرانجام دے سکیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے سکولز میں مانیٹرنگ کے لئے تعینات MEAs کی جانب سے خواتین اساتذہ کو ہراساں کرنے کے بے شمار واقعات رونما ہو چکے ہیں اور معزز اساتذہ کی تذلیل کی جاتی ہے لہٰذا ان MEAs کے کنٹریکٹ پورے ہونے پر ان کو مزید کنٹریکٹ نہ دیا جائے۔ اساتذہ کو MEAs سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ انتھک محنت سے اپنی خدمات سرانجام دے سکیں۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن(جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ ایسی صورتحال نہیں ہے کہ کسی جگہ پر خواتین اساتذہ کو ہراساں کیا جارہا ہو اور معزز اساتذہ کی تذلیل کی جارہی ہو۔ پنجاب کے محکمہ جات The Protection against Harassment of Women Act at the Work Place 2010 نافذ العمل ہے۔ اس ضمن میں ایڈیشنل سیکرٹری کی سربراہی میں کمیٹی قائم ہے اور موصول ہونے والی شکایات پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ الزام درست ثابت ہونے کی صورت میں متعلقہ ملازم کا کنٹریکٹ ختم کر دیا جاتا ہے۔ MEAs آرمی سے ریٹائرڈ شدہ افراد ہیں جو کام کر رہے ہیں، سالانہ کارکردگی کی بنیاد پر ان کا کنٹریکٹ بڑھایا جاتا ہے، MEAs پنجاب بھر کے گورنمنٹ سکولوں کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں جو کہ سکولوں میں اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی مدد سے سکولوں کی سہولیات، صاف پینے کا پانی، صفائی، فرنیچر، واش رومز میں بہتری لائی گئی ہے، پورے پنجاب میں کتابوں کی ترسیل میں بھی مثبت ثابت ہوئے ہیں۔ تمام MEAs، Code of conduct کے مطابق سکول visit کرتے ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ یہ قرارداد reject کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے سکولز میں مانیٹرنگ کے لئے تعینات MEAs کی جانب سے خواتین اساتذہ کو ہراساں کرنے کے بے شمار واقعات رونما ہو چکے ہیں اور معزز اساتذہ کی تذلیل کی جاتی ہے لہٰذا ان MEAs کے کنٹریکٹ پورے ہونے پر ان کو مزید کنٹریکٹ نہ دیا جائے۔ اساتذہ کو MEAs سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ انتھک محنت سے اپنی خدمات سرانجام دے سکیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے قرارداد کو oppose نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے قرارداد کو oppose کیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! انہوں نے بات کرتے ہوئے کہا کہ بہت ساری شکایات بھی آتی ہیں اور جو ہراساں کرتے ہیں انہیں نکال دیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے جو پہلا جملہ کہا ہے کہ ہراساں کیا جا رہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے oppose کیا ہے اور قرارداد ووٹنگ کے بعد نامنظور ہو چکی ہے۔ تیسری قرارداد محترمہ عائشہ اقبال کی ہے۔ محترمہ! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! استدعا ہے کہ میری یہ قرارداد اگلے اجلاس تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! قرارداد pending نہیں کی جائے گی، آپ اسے پیش کریں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں اپنی یہ قرارداد withdraw کرتی ہوں، دوبارہ جمع کرا دوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد withdraw کر لی گئی ہے۔ چوتھی قرارداد جناب محمد فیصل خان نیازی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام کے ملازمین کو نوکری سے نہ نکالنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام کے حوالے سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کافی عرصہ سے، تقریباً پچھلے دس پندرہ سالوں سے پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام میں جو ملازمین کام کر رہے تھے ان کے اس سال contract renew نہیں کئے گئے۔ بلاجواز ان

ملازمین کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ یہ کہا گیا کہ ان کی progress ٹھیک نہیں ہے اور یہ کام ٹھیک نہیں کر رہے یعنی اس قسم کے الزامات لگا کر ان کو نوکریوں سے فارغ کیا جا رہا ہے۔ جب کوئی آدمی پندرہ یا سولہ سال کسی ادارے میں serve کرتا ہے تو وہ ویسے ہی overage ہو جاتا ہے۔ پورے پنجاب سے پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام کے تقریباً بیس یا بائیس ملازمین کو نوکریوں سے نکالا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ اور اس معزز ہاؤس سے گزارش ہے کہ ان ملازمین کے لئے ہمدردانہ غور کیا جائے۔ حکومت ان کے مسائل کو سُن لے اگر ان کا حق نہیں بنتا تو پھر بے شک ان کو نکال دیں لیکن اگر ان ملازمین کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو پھر ان کو ملازمت سے نہ نکالا جائے۔ ان بائیس ملازمین کے ساتھ بائیس خاندان وابستہ ہیں۔ یہ لوگ میرے حلقہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ میرے ضلع سے شاید ایک دو آدمی ہی ہوں گے۔ یہ سب ملازمین دوسرے اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں یعنی یہ ملازمین پورے پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے رولنگ یا حکومت کو کوئی حکم دے دیں۔ وزیر قانون اس بابت ایک یا دو دن کے اندر اندر ہاؤس میں جواب دیں۔ ان ملازمین کے بارے میں ہمدردانہ غور کیا جائے تاکہ ان کی نوکریاں بحال ہو سکیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر! جن ملازمین کی دوران سروس اموات ہو جاتی ہیں یا جن کی medical grounds پر ریٹائرمنٹ ہوتی ہے تو ان کے بچوں کو Rule-17(A) کے تحت ملازمت دی جاتی ہے۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر بھی ایسے کافی لوگ موجود ہیں جن کو Rule-17(A) کے تحت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ان کے بارے میں بھی کوئی نظر ثانی کی جائے۔ ان کے معاملات کو دیکھا جائے اور اسی طرح صوبہ پنجاب کے ایسے ملازمین کے بچوں کو ملازمت مہیا کی جائے۔ صوبہ پنجاب اور ملک میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ آپ کی حکومت کا یہ نعرہ تھا کہ ہم بے روزگاری ختم کریں گے اور ایک کروڑ لوگوں کو نوکریاں دیں گے تو اب اس کا آغاز ہو جانا چاہئے کیونکہ آپ کی حکومت کو آئے ہوئے سترہ اٹھارہ مہینے ہو چکے ہیں۔ اس طریقے سے کافی لوگ adjust ہو جائیں گے اور ان کو روزگار مہیا ہو جائے گا۔ کافی لوگ نوکریاں نہ ملنے کی وجہ سے overage ہو رہے ہیں اور ان کا مستقبل تاریک ہوتا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے درخواست ہے کہ اس پر غور فرمایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ چودھری! کیا آپ بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ کی اس بات کی تائید کرتا ہوں۔ پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام کے ملازمین کی معیار کو fulfill کرنے کے بعد سلیکشن ہوئی تھی۔ ان ملازمین کا پہلے گریڈ کم کیا گیا یعنی ان کو گریڈ۔17 سے down گریڈ کرتے ہوئے گریڈ۔16 دیا گیا۔ اب ان ملازمین کو گریڈ۔16 سے مزید down گریڈ کیا جا رہا ہے یا پھر ان کی اسامیاں ہی ختم کی جا رہی ہیں یعنی ان کو نوکریوں سے نکالا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا ان ملازمین کو نوکریوں سے نکالا جا رہا ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! دو options ہیں۔ پہلے option کے طور پر ان کی اسامیاں گریڈ۔16 سے گریڈ 14 میں ڈاؤن گریڈ کی جا رہی ہیں اور دوسرے option کے طور پر ان کی اسامیاں ہی ختم کی جا رہی ہیں۔ یہ انتہائی ظلم ہو گا کیونکہ پہلے ہی ملک میں بہت زیادہ بے روزگاری ہے۔ اس بارے میں آپ کو quick action لینا چاہئے۔ اس بابت کوئی ایسا فیصلہ کریں کہ یہ ملازمین بے روزگار نہ ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: تو پھر کیا کریں، کیا اس بارے میں کوئی کمیٹی بنا دیں؟ وزیر قانون! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس حوالے سے پہلے متعلقہ محکمہ سے رپورٹ لے لیتے ہیں۔ میں رپورٹ لے کر جناب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس پر کوئی کمیٹی بنا دیں؟ آپ متعلقہ محکمہ سے اس بارے میں رپورٹ لے لیں۔ سید حسن مرتضیٰ! کیا اس بارے میں کوئی کمیٹی بنا دیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بہت مناسب بات ہے۔ آپ اس بارے میں کوئی کمیٹی بنا دیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! آپ رولنگ دے دیں کہ متعلقہ محکمہ ان ملازمین کے بارے میں ابھی کوئی decision نہ کرے۔ سُنا ہے کہ متعلقہ محکمہ ان ملازمین کے بارے میں آج کوئی decision کرنے والا ہے۔ آپ محکمہ کو یہ ہدایت کر دیں کہ ان ملازمین کے بارے میں کوئی decision نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ محکمہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ان ملازمین کے بارے میں کوئی decision نہ کیا جائے۔ اس بارے میں وزیر قانون کوئی کمیٹی بنا دیں تاکہ کمیٹی اس بارے میں کوئی بہتر فیصلہ کر سکے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس بارے میں آپ خود ہی کوئی کمیٹی announce کر دیں تاکہ ہم کسی سے پوچھ تو سکیں کہ ان ملازمین کے بارے میں کیا فیصلہ کیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون جو کمیٹی بنائیں گے اس میں سید حسن مرتضیٰ کو بھی شامل کیا جائے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پہلے میں check کر لوں کہ اس وقت اس کا کیا status ہے؟ معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ متعلقہ محکمہ کو ہدایت کر دی جائے کہ ان ملازمین سے متعلق decision کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کا status کیا ہے؟ اگر متعلقہ محکمہ اس حوالے سے already کوئی فیصلہ کر چکا ہے تو پھر علیحدہ بات ہے اور اگر ابھی تک ان ملازمین کے بارے میں فیصلہ نہیں ہوا تو پھر یہ کمیٹی جو recommendations دے گی اس کے مطابق فیصلہ ہو گا۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں یہ معاملہ وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سیکرٹری کے نوٹس میں بھی لایا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم سے بھی request کی ہے اور انہوں نے مجھے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ ہم کوشش کریں گے کہ اس بابت کوئی sudden decision نہ ہو۔ اگر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا اس معاملے کو خود take up کر لیں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ معاملات بہتر ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ اس بارے میں کوئی کمیٹی بنا دیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ کمیٹی نے کوئی فیصلہ زبردستی تو نہیں کر لینا۔ کمیٹی نے اس وقت meet کرنا ہے جب convener کہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ہم پہلے اس بابت رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔ کل وزیر قانون اس بارے میں رپورٹ پیش کر دیں گے تو پھر اس حوالے سے کمیٹی بنا دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کوئی time بتا دیں کہ جناب محمد بشارت راجا کب اس کی رپورٹ پیش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک آدھ دن کا time دے دیتے ہیں۔ وزیر قانون کل یا پرسوں اس بابت رپورٹ پیش کر دیں گے۔ جب وزیر قانون اپنی رپورٹ پیش کریں گے تو پھر اس بارے میں کمیٹی بنا دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر کی جانب سے نیو کیمپس لاہور سے ملحقہ انڈر پاس کو وارث میر کے نام سے منسوب کرنے کے بارے میں رولنگ پر عملدرآمد کا مطالبہ

(---جاری)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے تین چار مرتبہ پہلے بھی ایک humble submission کی تھی۔ مجھے علم نہیں کہ وہ کون سی پُراسرار وجوہات ہیں کہ اس بارے میں ابھی تک کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی۔ جناب محمد بشارت راجا کے ذہن میں ہو گا کہ شاید میں یہ بات بُھول جاؤں گا لیکن "بُھلنا میں وی کوئی نئیں"

جناب سپیکر! پروفیسر وارث میر ہمارے ملک کے ایک بہت بڑے دانش ور تھے اور آمرانہ سسٹم کے خلاف وہ ایک مزاحمت کی علامت تھے۔ جیل روڈ نہر پر ایک انڈر پاس ان کے نام سے منسوب کیا گیا تھا اور بعد میں اس انڈر پاس کا نام تبدیل کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی اور آپ نے رولنگ دی تھی کہ اس انڈر پاس کو پروفیسر وارث میر کے نام سے ہی منسوب کیا جائے۔ وزیر قانون نے دو تین مرتبہ وعدہ کیا تھا کہ ہم معاملے کو review کریں گے لیکن ابھی تک اس وعدے پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! میں نے ایک option دی تھی کہ بے شک آپ فیروزپور روڈ کا نام کشمیر روڈ رکھ دیں کیونکہ یہ سڑک انڈیا تک جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس انڈر پاس کو دوبارہ پروفیسر وارث میر کے نام سے منسوب کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ مسئلہ پہلے ہاؤس میں زیر غور آیا تھا۔ اس بابت جناب سپیکر نے رولنگ دی تھی کہ اس نام کو تبدیل کیا جائے اور اس انڈر پاس کو وارث میر کے نام سے دوبارہ منسوب کیا جائے۔ یہ معاملہ میرے محکمہ سے متعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سپیکر صاحب کے احکامات متعلقہ محکمہ کو بھجوا دیئے تھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر یہی معاملہ ایوان میں اُٹھایا گیا۔ سپیکر صاحب نے مجھے حکم دیا اور میں نے concerned department کو دوبارہ remind کروا دیا تھا۔ آج پھر آپ کے حکم کے مطابق concerned department کو کہا جائے گا کہ معزز ایوان کے فیصلے پر عملدرآمد کروایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! آپ کل اس کی رپورٹ پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس کو take up کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/53 محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ یہ زیرو آر نوٹس move ہو چکا ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

تعلیمی سیشن کے دوران اساتذہ کے تبادلوں پر پابندی کا مطالبہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن میں اساتذہ کے تبادلہ جات پر تقریباً عرصہ دو سال سے پابندی عائد تھی۔ اپریل 2018 میں اساتذہ کے تبادلہ جات پر پابندی اُٹھالی گئی اور تبادلہ جات سے متعلق تفصیلی شیڈول جاری کیا گیا۔ ضلع اور محکمہ کی سطح پر تبادلہ جات کی درخواستوں پر احکامات جاری کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا۔ اسی دوران عام انتخابات منعقدہ 25۔ جولائی 2018 سے قبل الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے ہر قسم کے تبادلہ جات پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی۔ عام انتخابات سے قبل process کی گئی درخواستوں پر نیا شیڈول جاری کیا گیا اور 15 تا 18۔ نومبر کے دوران آرڈرز جاری کئے گئے۔ تاہم اساتذہ کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے ان اساتذہ سے جو پہلے درخواست جمع نہ کروا سکے تھے نئی درخواستیں طلب کیں اور ایک نیا شیڈول مورخہ 13-03-2019 کو جاری کیا گیا جس کے تحت 21 تا 25۔ دسمبر کو آرڈرز جاری کئے گئے۔ تبادلہ جات کے ضمن میں گزارش ہے کہ چونکہ موسم سرما میں عام تعطیلات ہوتی ہیں، سکولز بھی بند ہوتے ہیں اور تبادلہ جات پر عملدرآمد کرنے کے لئے تقریباً دو ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے اس لئے موسم گرما کی تعطیلات میں تبادلہ کیا جانا مناسب ہے۔

جناب سپیکر! تعلیمی سیشن کے آغاز میں سکول کھلے ہوتے ہیں اور تعلیمی سرگرمیاں زور و شور سے جاری ہوتی ہیں۔ اگر تبادلہ جات کا عمل جاری رہے تو اساتذہ کرام اپنے تبادلہ کے سلسلے میں مختلف دفاتر کے چکر لگانا شروع کر دیتے ہیں جس کے باعث طلباء کی پڑھائی متاثر ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/ 258 چودھری اختر علی کا ہے۔ یہ زیرو آر نوٹس move ہو چکا ہے۔ منسٹر صاحبہ اس کا جواب دیں گی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

میو ہسپتال کے کینسر وارڈ میں لیزر مشین کی خرابی

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میو ہسپتال میں کینسر وارڈ میں لیزر مشینیں نصب ہیں جو چالو حالت میں ہیں تاہم اُس میں استعمال ہونے والے تابکاری مادہ کی تیسری half life چل رہی ہے اس وجہ سے ایک مریض کے لئے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ جہاں تک کینسر وارڈ میں Morphine pain killer کے استعمال کے لئے منسٹری آف انٹی نارکوٹکس، حکومت پاکستان سے اجازت درکار ہوتی ہے اس سلسلے میں تحریری طور پر متعلقہ ادارے کو لکھ دیا جا چکا ہے تاہم اس دوران مریضوں کو متبادل ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 20/ 268 محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

راجن پور داجل کینال سے مسلسل مٹی اُٹھانے سے پُشتے کمزور ہونا

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع راجن پور داجل کینال سے مسلسل مٹی اُٹھائی جا رہی ہے جس سے اس کینال کے پُشتے کمزور ہو رہے ہیں۔ کینال میں پانی آنے کی صورت میں آبادی کے ڈوبنے کا شدید اندیشہ ہے۔ اس کے سدّباب کے لئے درخواستیں دینے کے باوجود محکمہ نے کوئی نوٹس نہ لیا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جام پور شہر کے بالکل ساتھ داجل کینال ہے اس کینال کے اوپر ایک پُل بنا ہوا ہے جو داجل اور جام پور شہر کو loop کرتا ہے۔ میں نے پہلے بھی وزیر موصوف سے اس مسئلہ کو personally discuss کیا ہے کہ وہاں پر دن رات ٹرالیاں مٹی اور ریت اُٹھا رہی ہیں جس کی وجہ سے اس کینال کے کنارے بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں اور جیسے ہی پانی آئے گا داجل کینال کے پُشتے ٹوٹ جائیں گے۔ جام پور شہر پہلے بھی تباہ و برباد ہو چکا ہے اور اگر پُشتے ٹوٹنے سے جام پور میں مزید پانی آ گیا ہے تو جام پور شہر برداشت نہیں کر پائے گا لہٰذا وزیر موصوف سے اس بارے میں پوچھا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کئی دفعہ لوگ نہر سے بھل نکالتے ہیں اور جب یہ چیز محکمہ کے نوٹس میں لائی جاتی ہے تو موقع پر جو لوگ یہ کام کر رہے ہوتے ہیں تو اُن کے خلاف پرچے بھی درج کئے جاتے ہیں۔ محترمہ نے مجھے اس چیز کی نشاندہی کی تھی اور میں نے محکمے سے کہا تھا کہ وہ اس معاملے کو جا کر دیکھیں اور مجھے ground situation بتائیں۔ جہاں تک پُشتوں کے کمزور ہونے کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کی اس بات سے agree نہیں کروں گا کیونکہ یہ ایک ٹیکنیکل چیز ہے تو نہ محترمہ ٹیکنیکل knowledge رکھتی ہیں اور شاید میں بھی اتنا ٹیکنیکل knowledge نہیں رکھتا۔ نہر کے اندر ایک bed level maintain کرنا ہوتا ہے اُس bed level سے جس وقت پانی اوپر چلا جاتا ہے تو پانی کی flow کے اندر hindrance آتی ہے اور اگر اُس میں سے کوئی زیادہ مٹی نکال لیتا ہے تو اُس سے پانی کا bed level نیچے ہو جاتا ہے تو موگے اوپر رہ جاتے ہیں تو یہ ایک ٹیکنیکل معاملہ ہے جس کو ٹیکنیکل طریقے سے handle کیا جاتا ہے۔ مجھے اس سلسلے میں محکمہ کی طرف سے جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ داجل برانچ پر بھل چوری کرنے کے خلاف سب انجینئر اور سب ڈویژنل انجینئر کی طرف سے محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس سال بھی سالانہ بندی closure کے دوران سب انجینئر اور سب ڈویژنل انجینئر نے بھل چوری کرنے والوں

کے خلاف محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے پولیس سٹیشن میں روبکار داخل کروائی ہے جس کا تار نمبر 117 بتاریخ 2020-01-18 روبکار نمبر 10391049 بتاریخ 2020-01-20 بنام ملزم حضور بخش ولد حیدر قوم کھوسہ موضع پتی قاضی، تار نمبر 114 بتاریخ 2020-01-17 روبکار نمبر 10341037 بتاریخ 2020-01-20 بنام ملزم شاہنواز ولد دنگل قوم پٹھان، محمد ارشد گدارا سکنہ موضع تل شمالی، فیاض احمد ولد وزیر احمد قوم دراجا سکنہ موضع تل شمالی، تار نمبر 122 بتاریخ 2020-01-21 روبکار نمبر 10421045 بتاریخ 2020-01-21 بنام ملزم اکبر ولد اختر سکنہ بستی جانبی پولیس سٹیشن میں ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے کے لئے استدعا کی گئی ہے۔ روبکار کی کاپی لف ہے۔ مزید برآں عموماً بھل نہر کے bed میں سے اُٹھائی جاتی ہے نیز نہر کے پُشتہ جات سے مٹی نہیں اُٹھائی جاتی اس لئے نہر کے پُشتہ جات کے کمزور ہونے کا کوئی اندیشہ نہ ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وزیر موصوف own کر رہے ہیں اور اسی وجہ سے روبکار جاری ہو رہی ہیں۔ وہاں پُشتوں پر سے مٹی اُٹھائی جارہی ہے اور ہر وقت ٹرالیاں وہاں کھڑی ہوتی ہیں۔ اگر وہ پُشتے کمزور نہیں ہو رہے تو پھر اُن کے خلاف ان کو کارروائیاں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اگر انہوں نے چند ایک کارروائیاں کی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں یہ کچھ غلط ہو رہا ہے۔ داجل کینال کے کناروں سے مٹی اور ریت اُٹھائی جارہی ہے جس کی وجہ سے آبادی میں شدید بے چینی پائی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ وزیر موصوف کچھ زیادہ ٹیکنیکل ہیں یہ کتابی باتیں زیادہ کرتے ہیں اور وہاں پر عملی طور پر بہت کم کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے توسط سے وزیر موصوف سے دوبارہ request کروں گی کہ وہاں پر یہ کام رُکوائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اس نہر کو بنے ہوئے تقریباً پچاس سال ہو چکے ہیں جیسے محترمہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں پر دن رات مٹی اُٹھائی جارہی ہے تو پچاس سال میں اُس نہر کا وجود ہی ختم ہو جانا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ایسی باتیں خبر بنانے کے لئے یا مرچ مصالحے کے لئے نہ کی جائیں۔ ہاؤس کے بزنس کو serious لیا جانا چاہئے۔ محترمہ! یہ بتادیں کہ اس نہر کی آخری breach کب ہوئی تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اپنے جواب میں خود کہا کہ ہم کچھ لوگوں کے خلاف ایف آئی آرز رجسٹر کروا رہے ہیں تو آپ اُن کے خلاف کارروائی کریں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کارروائی یہی ہوتی ہے کہ ایف آئی آرز رجسٹر کی جاتی ہیں وہ ہم نے کروادی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/84 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ یہ زیرو آر نوٹس move ہو چکا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! اس کا جواب دیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

گورنمنٹ گرلز سکول شیخوپورہ کو بند کر کے شادی کی تقریب منعقد کرنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ معاملات کی تفصیل جاننے کے لئے CEO DEA قصور کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق مورخہ 04-02-2019 کو فخر امام ولد اختر حسین کے ساتھ رمضانہ بی بی زوجہ محمد یٰسین کا تنازع ہوا جس کی بنیاد پر رمضانہ بی بی زوجہ محمد یٰسین نے فخر امام ولد اختر حسین کے خلاف تھانہ پھولنگر صدر میں ایف آئی آر نمبر 19/77 درج کروائی۔ بعد ازاں مورخہ 08-02-2019 کو ایک پنچایت ہوئی اور معززین اہل علاقہ نے دونوں فریقین کے درمیان صلح کروادی۔ فخر امام نے حلفاً اپنی بے گناہی کا یقین دلایا جس پر مدعیہ پر رمضانہ بی بی نے بیان حلفی رُوبرو عدالت ایڈیشنل سیشن جج پتوکی دیا کہ میں حلفاً بیان کرتی ہوں کہ اُس نے غلط فہمی کی بنیاد پر فخر امام پر مقدمہ درج کروایا تھا۔ فخر امام مقدمہ ہذا میں بے گناہ ہے اور مزید تحریر کیا کہ اُس کے خلاف مقدمہ خارج کر دیا جائے تو اُسے کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ مزید بر آں گواہان زلیخاں

بی بی اور کوثر بی بی نے بھی اپنے حلفیہ بیان میں فخر امام کو بے گناہ قرار دیا ہے اور مذکورہ واقعہ کو جھوٹی کہانی قرار دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

The House is adjourned to meet on Wednesday the 29th January 2020 at 3:00 pm.